WED.2Sep.2026
VOLUME:22 NO:205
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

(پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت)

بروز بدھ 2/ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 205
18/ربیع الاول 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم اے، بی ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

مسلمانوں کے حقوق کے لیے 51 رکنی قومی نگرانی کمیٹی قائم

آئینی وقانونی راستوں سے جدوجہد کا اعلان

نئی دہلی: (ایجنسیز) مسلم رہنماؤں اور دانشوروں کے قومی اجلاس میں کیے گئے فیصلہ کے تناظر میں منگل کو 51 رکنی قومی نگرانی کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا گیا۔ کمیٹی میں سماجی، مذہبی، قانونی، سیاسی اور سول سوسائٹی سے وابستہ اہم شخصیات شامل ہیں۔ اس کا مقصد ہندوستانی مسلمانوں کے حقوق اور مفادات سے متعلق مسائل پر آئینی، قانونی اور سیاسی راستوں کے ذریعے منظم انداز میں کام کرنا ہے۔ نئی دہلی میں کمیٹی کے اعلان کے لیے منعقدہ پریس کانفرنس میں اس کے متعدد ارکان نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ آئین میں حاصل حقوق، شہری آزادیوں، سیاسی نمائندگی اور دیگر اہم معاملات پر اجتماعی کارروائی کی ضرورت ہے۔ کمیٹی جمہوری اور آئینی طریقوں سے متعلقہ مسائل کو اٹھانے، سرکاری اداروں سے بات چیت کرنے اور ضرورت پڑنے پر قانونی و سیاسی مداخلت کرنے کا کام کرے گی۔ کمیٹی کی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ ملک کے ان علاقوں کا دورہ کیا جائے گا جہاں مسلمانوں یا دیگر طبقات کو سنگین مسائل اور چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان دوروں کا مقصد مقامی لوگوں اور تنظیموں سے براہ راست بات چیت کر کے زمینی صورتحال کو سمجھنا اور متاثرہ طبقات میں اعتماد پیدا کرنا ہے۔ اس سلسلے میں پہلا دورہ اتراکھنڈ کا کیا گیا۔ کمیٹی کے ایک وفد نے دہرادون کا دورہ کیا، جہاں ریاست کی سول سوسائٹی کے نمائندوں اور مسلم قیادت کے ساتھ مختلف ملاقاتیں ہوئیں۔ پہلی میٹنگ میں سول سوسائٹی کے اہم ارکان کے ساتھ ریاست کی موجودہ صورتحال اور سماجی مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سینئر کانگریس لیڈر گردیپ سپل بھی اس اجلاس میں موجود تھے۔ دوسری میٹنگ مسلم برادری کے سیاسی، سماجی اور مذہبی نمائندوں کے ساتھ ہوئی۔ سابق مرکزی وزیر سلمان خورشید نے کہا کہ یہ اقدام ہندوستانی مسلمانوں کی جانب سے ہے، لیکن ملک کے ہر شہری کے حقوق برابر ہیں۔ انہوں نے تمام لوگوں کو اس کوشش میں شامل ہونے اور مل کر کام کرنے کی دعوت دی۔ مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی نے کہا کہ موجودہ حالات میں یہ مہم صرف شہروں تک محدود نہیں رہنی چاہیے بلکہ ملک کے دیہی علاقوں تک بھی پہنچنی چاہیے، تاکہ خود کو کمزور اور حاشیے پر محسوس کرنے والے لوگوں کو سہارا دیا جا سکے۔ محمد ادیب نے واضح کیا کہ یہ کوشش پرسنل لا بورڈ یا کسی جماعت کے خلاف نہیں ہے۔ ان کے مطابق شرعی معاملات میں وہ پرسنل لا بورڈ کی رہنمائی کے تحت ہیں، جبکہ کمیٹی کا دائرہ بنیادی طور پر سیاسی اور شہری حقوق سے متعلق ہے۔ ندیم خان نے کہا کہ ملک کے مختلف حصوں میں انہدام، بے دخلی، نقل مکانی اور مذہبی مقامات پر حملوں کے واقعات تشویش کا باعث ہیں۔ انہوں نے آسام میں ہزاروں خاندانوں کی بے دخلی اور مبینہ 'پش بیک' کارروائیوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بعض معاملات میں ہندوستانی شہریوں کو بھی غلط طریقے سے حراست میں لینے یا ملک سے باہر دھکیلنے کے خدشات ہیں۔ انہوں نے گجرات کے کچھ علاقوں اور راجستھان میں درگاہوں اور مساجد سے متعلق واقعات کا بھی ذکر کیا۔ سید سعادت اللہ حسینی نے کمیٹی کو ایک اہم پہل قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس میں ملک کے مختلف حصوں کی نمائندگی ہے اور رہنماؤں کے ساتھ نوجوانوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق کمیٹی حالات پر مسلسل نظر رکھے گی اور ضرورت پڑنے پر مداخلت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس کا کام صرف مسلمانوں تک محدود نہیں ہوگا بلکہ پورے ملک کے مفاد سے متعلق ہوگا۔ جسٹس اقبال احمد انصاری نے آسام کی صورتحال پر کہا کہ وہاں بے دخلی کی کارروائیوں سے بنگالی مسلمان زیادہ متاثر ہو رہے ہیں اور آسامی و بنگالی مسلمانوں کے درمیان بھی فاصلہ موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی دونوں فریقوں کے ساتھ غیر جانب داری سے کھڑی ہے۔ مولانا محسن علی تقوی، فضیل احمد ایوبی اور دیگر مقررین نے بھی موجودہ حالات میں مذہبی رہنماؤں، سیاسی نمائندوں، سول سوسائٹی اور وکلا کے درمیان تعاون کو ضروری قرار دیا۔ ایس کیو آر الیاس نے ایس آئی آر، این آر سی، یکساں سول کوڈ، مبینہ لنچنگ اور مدارس و مذہبی اداروں سے متعلق مسائل پر تشویش ظاہر کی اور کہا کہ تمام طبقات کو مل کر جمہوری انداز میں ان چیلنجز کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ پروگرام کی نظامت آئی ایم سی آر کے سکریٹری اعظم بیگ نے کی۔ قومی نگرانی کمیٹی کا قیام 24 جولائی کو منعقدہ قومی اجلاس میں لیے گئے اجتماعی فیصلے کے بعد عمل میں آیا ہے۔ 51 رکنی کمیٹی کے علاوہ 10 رکنی سکریٹریٹ بھی قائم کیا گیا ہے، جو مختلف معاملات کی نگرانی اور باہمی رابطہ کاری میں معاونت کرے گا۔

پاکستان: ہائی کورٹ کا حکم

'عمران خان اور بشریٰ بی بی کو قیدِ تنہائی میں نہ رکھا جائے'

اسلام آباد: پاکستان کے اسلام آباد ہائی کورٹ نے سابق وزیر اعظم عمران خان اور ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کو قیدِ تنہائی میں رکھنے کے خلاف دائر درخواستوں پر فیصلہ سناتے ہوئے جیل انتظامیہ کو ہدایت دی ہے کہ دونوں کو تنہائی میں نہ رکھا جائے اور جیل مینول کے مطابق تمام ضروری سہولیات فراہم کی جائیں۔ عدالت نے عمران خان کو ان کے بیٹوں سے ٹیلی فون پر بات کرانے کا بھی حکم دیا ہے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس خادم حسین سومرو نے منگل کو فیصلہ سناتے ہوئے عمران خان اور بشریٰ بی بی کو قید تنہائی میں رکھے جانے کے خلاف دائر درخواستوں کو قابلِ سماعت قرار دیا۔ عدالت نے اڈیالہ جیل کے حکام کو ہدایت دی کہ عمران خان کو جیل کے قواعد کے مطابق روزانہ اخبارات اور کتابیں فراہم کی جائیں اور انہیں طبی سہولیات بھی یقینی طور پر دستیاب ہوں۔ عدالت نے یہ بھی حکم دیا کہ عمران خان کے اہل خانہ کو جیل کے ضابطوں کے مطابق ان سے ملاقات کی اجازت دی جائے۔ اس کے علاوہ جیل انتظامیہ کو ہدایت کی گئی کہ عمران خان اور ان کے بیٹوں کے درمیان ٹیلی فون پر بات چیت کا انتظام کیا جائے۔ عدالت نے اڈیالہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ کو اپنے احکامات پر عمل درآمد یقینی بنانے اور 15 دن کے اندر تعمیلی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت بھی کی ہے۔ پاکستانی روزنامہ 'ڈان' کے مطابق جسٹس سومرو نے اس سے قبل 6 اگست کو عمران خان کی بہن علیمہ خانم اور بشریٰ بی بی کی بیٹی مبشرہ خاور مانیکا کی جانب سے الگ الگ دائر درخواستوں پر فیصلہ محفوظ کیا تھا۔ درخواستوں میں مؤقف اختیار کیا گیا تھا کہ دونوں کو قید تنہائی میں رکھا جا رہا ہے اور اہل خانہ سے ملاقات سمیت بنیادی سہولیات تک رسائی محدود کی گئی ہے۔ 73 سالہ عمران خان، جو کرکٹر سے سیاست دان بنے، اگست 2023 سے جیل میں ہیں۔ انہیں مختلف مقدمات میں سزائیں سنائی جا چکی ہیں اور وہ اس وقت راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں قید ہیں۔ عمران خان اور ان کی جماعت پاکستان تحریک انصاف ان کے خلاف مقدمات اور سزاؤں کو سیاسی طور پر محرک قرار دیتے رہے ہیں۔ عمران خان کے اہل خانہ اور حامیوں کا الزام ہے کہ جیل انتظامیہ نے ان کی اہل خانہ سے ملاقاتوں میں رکاوٹیں پیدا کی ہیں اور انہیں مناسب طبی سہولیات بھی دستیاب نہیں ہو رہیں۔ حکومت تاہم ان الزامات کو مسترد کرتی رہی ہے۔ دوسری جانب اڈیالہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ ساجد بیگ نے عدالت کو بتایا کہ عمران خان کو 24 گھنٹے ایک ہی سیل میں بند نہیں رکھا جاتا۔ ان کے مطابق عمران خان کو سات سیلوں پر مشتمل ایک کمپاؤنڈ میں جانے کی سہولت حاصل ہے، جہاں وہ دن کے اوقات میں چہل قدمی کر سکتے ہیں۔ بشریٰ بی بی بھی بدعنوانی سے متعلق مقدمات میں سزا کے بعد اڈیالہ جیل میں قید ہیں۔ انہیں پہلی بار 31 جنوری 2024 کو جیل بھیجا گیا تھا اور تقریباً نو ماہ بعد 24 اکتوبر کو ضمانت پر رہا کیا گیا۔ بعد ازاں ایک دوسرے مقدمے میں انہیں 17 جنوری 2025 کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ جیل حکام نے انہیں بھی سکیورٹی وجوہات کی بنا پر الگ رکھنے کا مؤقف اختیار کیا تھا۔

نیپال میں سیلاب کی تباہی: ہلاکتوں کی تعداد 1000 سے متجاوز

تقریباً 4000 افراد اب بھی لاپتہ

کھٹمنڈو: نیپال میں گزشتہ ہفتہ آنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد ہلاکتوں کی تعداد 1000 سے تجاوز کر گئی ہے، جبکہ دریاؤں کے کنارے سے لاشوں کی برآمدگی کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ قومی ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن اینڈ مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی آر آر ایم اے) کے مطابق اب تک 1003 لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں۔ این ڈی آر آر ایم اے نے منگل کو جاری تازہ اعداد وشمار میں بتایا کہ سب سے زیادہ 321 لاشیں جنوبی چتوان ضلع سے ملی ہیں، جبکہ مشرقی نول پرسی سے 216 لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔ حکام کے مطابق 3916 افراد اب بھی لاپتہ ہیں اور ان سے رابطہ نہیں ہو پا رہا۔ لاپتہ افراد میں 583 غیر ملکی شہری بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ نیپالی فوج، مسلح پولیس فورس اور نیپال پولیس کے اہلکاروں سمیت دیگر سرکاری ملازمین بھی لاپتہ افراد میں شامل ہیں۔ اتھارٹی کے مطابق بھوٹے کوشی اور ترشولی دریاؤں کے کنارے واقع مختلف پن بجلی منصوبوں میں کام کرنے والے 639 افراد بھی لاپتہ ہیں۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں تلاش، بچاؤ اور راحت کاری کی کارروائیاں مسلسل جاری ہیں۔ اس قدرتی آفت میں اب تک 279 افراد کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ این ڈی آر آر ایم اے نے بتایا کہ تلاش، بچاؤ اور راحت کاری کے لیے مجموعی طور پر 314,21 سکیورٹی اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ ان میں نیپالی فوج کے 9199، نیپال پولیس کے 7912 اور مسلح پولیس فورس کے 4203 اہلکار شامل ہیں۔ حکام کے مطابق نامعلوم لاشوں کو شناخت اور مناسب انتظام کے لیے 21 مختلف مقامات پر رکھا گیا ہے۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق اب تک 11884 افراد کو محفوظ نکالا جا چکا ہے۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ریسکیو آپریشن جاری ہے اور سکیورٹی ایجنسیاں پھنسے ہوئے افراد تک پہنچنے کے لیے ہیلی کاپٹروں سمیت مختلف وسائل استعمال کر رہی ہیں۔ دریں اثنا، نیپالی فوج نے بتایا کہ وہ غیر ملکی ماہرین کے تعاون سے مختلف پن بجلی منصوبوں میں تلاش اور بچاؤ کا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ چلیمے ہائیڈرو پاور پروجیکٹ، لانگ ٹانگ ہائیڈرو پاور پروجیکٹ، اپر ترشولی-1 اور ترشولی-3 اے سمیت متعدد مقامات پر مشترکہ ریسکیو آپریشن چلایا جا رہا ہے۔ نیپالی فوج کے مطابق سیلاب کے فوراً بعد شروع کیے گئے بچاؤ آپریشن کے دوران پن بجلی منصوبوں کے علاقوں سے 279 افراد کو زندہ نکالا گیا۔ ان میں رسوا گڑھی سے دو، اپر ترشولی-1 سے 33، اپر ترشولی-3 اے سے 221، اپر ترشولی-3 بی سے دو، میلونگ سے نو، نوواکوٹ سولر پاور پروجیکٹ سے چار، ترشولی ہائیڈرو پاور پروجیکٹ سے تین اور دیوگھاٹ ہائیڈرو پاور پروجیکٹ سے پانچ افراد شامل ہیں۔

سنبھل جامع مسجد سروے معاملے میں سپریم کورٹ میں سماعت ملتوی، آئندہ سماعت 8 ستمبر کو ہوگی

سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے سروے کے خلاف مسلم فریق کی عرضی پر سپریم کورٹ میں منگل (یکم ستمبر) کو ہونی والی سماعت ملتوی ہوگئی۔ اب اس معاملے میں آئندہ سماعت 8 ستمبر کو ہوگی۔ یہ معاملہ سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے کورٹ کمشنر کے ذریعہ سروے سے متعلق ہے۔ نچلی عدالت نے شاہی جامع مسجد کا کورٹ کمشنر سروے کرانے کا حکم دیا تھا، جسے الہ آباد ہائی کورٹ نے برقرار رکھا تھا۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے اسی فیصلے کو مسلم فریق نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ مسلم فریق کا کہنا ہے کہ سروے کا حکم دینا نچلی عدالت کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ گزشتہ سماعت کے دوران ہندو فریق نے اس معاملے کو پلیسز آف ورشپ ایکٹ' (عبادت گاہوں کے قانون) سے جوڑے جانے کی مخالفت کی تھی۔ ہندو فریق نے دلیل دی تھی کہ یہ مسجد پہلے ہی ایک محفوظ یادگار ہے، اس لیے یہاں پلیسز آف ورشپ ایکٹ' لاگو نہیں ہوتا۔ اس سے قبل 28 جولائی کو اس تنازعہ پر سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی تھی۔ اس دوران مسلم فریق نے اپنی دلیلیں عدالت کے سامنے رکھی تھیں۔ حالانکہ سماعت پوری نہیں ہوسکی تھی، جس کے بعد سپریم کورٹ نے آئندہ سماعت کے لیے 4 اگست کی تاریخ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ 4 اگست کو ہندو فریق کی جانب سے اپنی دلیلیں پیش کرنے کی بات کہی گئی تھی۔

مہاراشٹر میں 2.07 کروڑ نام ووٹر لسٹ سے خارج، راہل کا الیکشن کمیشن اور بی جے پی پر 'ووٹ چوری' کا الزام

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے مہاراشٹر میں خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے بعد جاری کی گئی مسودہ ووٹر لسٹ سے 07.2 کروڑ نام خارج کیے جانے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور الیکشن کمیشن کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ووٹروں کی فہرست میں تبدیلیوں کے طریقے بدلتے رہتے ہیں، لیکن مقصد ایک ہی ہے کہ کسی بھی قیمت پر بی جے پی کی جیت یقینی بنانا اور ہندوستانی جمہوریت کو ختم کرنا۔ راہل گاندھی نے منگل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ بی جے پی اور 'ووٹ چوری کمیشن' کے طریقے بدلتے رہتے ہیں اور بدلتے رہیں گے، لیکن ان کا مقصد ایک ہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مہاراشٹر میں 2024 کے لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات کے درمیان اچانک 39 لاکھ نئے ووٹر شامل کیے گئے تھے۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ انہوں نے اس وقت بھی اسے 'ووٹ چوری' قرار دیا تھا اور آج بھی اپنے الزام پر قائم ہیں۔ راہل گاندھی نے مغربی بنگال میں 2026 کی ایس آئی آر کارروائی کا بھی حوالہ دیا۔ ان کے مطابق، اس عمل کے دوران ووٹر لسٹ سے خارج کیے گئے ناموں میں سے 91 فیصد نام اپیل کے بعد دوبارہ شامل کیے گئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس کا مطلب ہے کہ ہر 10 میں سے تقریباً 9 نام غلط طریقے سے خارج کیے گئے تھے اور انہیں انتخابات کے بعد واپس شامل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال کے معاملے میں بھی انہوں نے پہلے ہی اسے 'ووٹ چوری' قرار دیا تھا۔ مہاراشٹر کی تازہ ووٹر لسٹ کا حوالہ دیتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ریاست میں 07.2 کروڑ ووٹروں کو مسودہ فہرست سے باہر کر دیا گیا ہے، یعنی تقریباً ہر پانچواں ووٹر فہرست سے غائب ہے۔ انہوں نے مختلف مراحل پر ووٹروں کی تعداد میں بڑے فرق کا حوالہ دیتے ہوئے سوال کیا کہ آخر کون سی فہرست درست تھی۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں مہاراشٹر میں ووٹروں کی تعداد 29.9 کروڑ، اسمبلی انتخابات میں 7.9 کروڑ، جبکہ ایس آئی آر 2026 کے مسودے میں یہ تعداد 78.7 کروڑ ہے۔

ناندیڑ ضلع کے لیے آج 'یلو الرٹ' گرج چمک کے ساتھ ہلکی سے درمیانی بارش کا امکان، شہریوں کو محتاط رہنے کی اپیل

ناندیڑ، یکم ستمبر: علاقائی محکمہ موسمیات مرکز، ممبئی کی جانب سے جاری اطلاع کے مطابق ناندیڑ ضلع کے لیے 2 ستمبر 2026 کو ایک دن کے لیے 'یلو الرٹ' جاری کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 2 ستمبر کو ضلع کے بعض مقامات پر 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلنے کے ساتھ گرج چمک اور ہلکی سے درمیانی بارش ہونے کا امکان ہے۔ ممکنہ قدرتی آفت کے پیش نظر تمام متعلقہ محکموں اور شہریوں سے احتیاط برتنے کی اپیل کی گئی ہے۔ آسمانی بجلی چمکنے کے دوران احتیاطی تدابیر اگر گرج چمک کے ساتھ بارش کی پیش گوئی ہو تو شہری حتی الامکان گھر سے باہر نکلنے سے گریز کریں۔ اگر کھلی جگہ پر ہوں اور قریب کوئی محفوظ عمارت موجود نہ ہو تو فوری طور پر محفوظ مقام پر پناہ لیں۔ درختوں کے نیچے یا خطرناک مقامات پر کھڑے نہ ہوں۔ گھر کی بالکونی، چھت یا باہر کے چبوترے پر کھڑے ہونے سے گریز کریں۔ گھر میں برقی آلات چل رہے ہوں تو انہیں فوراً بند کر دیں۔ بجلی کے تاروں کی باڑ، بجلی کے کھمبوں اور دیگر دھاتی اشیاء سے دور رہیں۔ اگر پانی میں کھڑے ہوں تو فوراً پانی سے باہر نکل جائیں۔ آسمانی بجلی چمکنے کے دوران گھر کے لینڈ لائن فون کا استعمال نہ کریں۔ شاور کے نیچے نہ نہائیں اور نل، پانی کی پائپ لائن یا دیگر برقی آلات کو چھونے سے گریز کریں۔ گرج چمک اور تیز ہواؤں کے دوران لوہے یا دھات سے بنے خیموں یا شیڈ میں پناہ نہ لیں۔ اونچے درختوں کے نیچے اور دھاتی اونچے ٹاورز کے قریب کھڑے نہ ہوں۔ گھر میں موجود افراد کھلے دروازے یا کھڑکی سے بجلی گرنے کا منظر دیکھنے سے بھی گریز کریں۔ انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ باہر رکنے کے بجائے گھر کے اندر محفوظ رہیں اور محکمہ موسمیات کی ہدایات پر عمل کریں۔ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری طور پر متعلقہ سرکاری اداروں سے رابطہ کیا جائے۔ یہ اطلاع ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ افسر کشور گڑھے نے دی ہے۔

'جی ڈی پی کا جشن، عام آدمی پریشان'، کھڑگے نے مودی حکومت کو 'تین یو' پر گھیرا

نئی دہلی: کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے نے اپریل تا جون سہ ماہی میں 8.7 فیصد جی ڈی پی نمو کو لے کر وزیر اعظم نریندر مودی کے دعوے پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جی ڈی پی نمو کا جشن منا سکتی ہے، لیکن عام آدمی اس عیش کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ کھڑگے نے مودی حکومت پر بے مثال بے روزگاری، ناقابل برداشت مہنگائی اور بے لگام عدم مساوات یعنی 'تین یو' کا بوجھ عام لوگوں پر ڈالنے کا الزام عائد کیا۔

جھارکھنڈ میں موسلادھار بارش سے سیلابی صورتِ حال، گنگا سمیت کئی ندیاں خطرے کے نشان سے اوپر

جھارکھنڈ میں گزشتہ پانچ روز سے جاری موسلادھار بارش نے کئی اضلاع میں معمولاتِ زندگی درہم برہم کر دیے ہیں۔ شدید بارش کے باعث ندیاں اپھان پر ہیں، متعدد پل تباہ یا متاثر ہو گئے ہیں جبکہ کئی اہم سڑکیں پانی میں ڈوب گئی ہیں۔ صاحب گنج، لاتیہار، گڑھوا، پلاموں، سرائے کیلا-کھرسواں اور مشرقی سنگھ بھوم سمیت کئی اضلاع میں سیلاب جیسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ وسمیاتی مرکز رانچی نے یکم ستمبر کو گڑھوا، پلاموں، چترا، لاتیہار، لوہردگا، گملا، رانچی، کھونٹی، سمڈیگا اور مغربی سنگھ بھوم کے لیے یلو الرٹ جاری کیا تھا۔ ان علاقوں میں بعض مقامات پر شدید بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ صاحب گنج میں گنگا کا پانی خطرے کے نشان 25.27 میٹر سے 46.0 میٹر اوپر، 71.27 میٹر پر بہہ رہا ہے۔ اگرچہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں پانی کی سطح میں معمولی کمی آئی ہے، تاہم دریائی کنارے کے علاقوں میں صورتِ حال اب بھی سنگین ہے۔ رام نگر، چانن اور سرپنا سمیت متعدد دیہات میں سیلابی پانی پھیلا ہوا ہے۔ راج محل کے موہیم پور اور بالوٹولہ میں سیکڑوں گھروں میں پانی داخل ہو گیا، جس کے بعد لوگ کشتیوں کے ذریعے محفوظ مقامات کی جانب منتقل ہو رہے ہیں۔ ادھوا میں سیکڑوں ایکڑ فصلیں بھی زیر آب آ گئی ہیں۔ ریاستی حکومت نے انتظامیہ کو الرٹ پر رکھا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں امدادی کیمپ قائم کیے گئے ہیں اور لوگوں کو خشک راشن، ترپال اور ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔ مویشیوں کے لیے بھی امدادی کیمپ بنائے گئے ہیں۔ لاتیہار میں مہواڈانڑ-میدینینگر شاہراہ پر راج ڈانڈ ندی کا تقریباً 55 سال پرانا پل تیز بہاؤ کے باعث منہدم ہو گیا، جس سے کئی علاقوں کا رابطہ متاثر ہوا ہے۔ گڑھوا میں بھی ٹکوا ندی پر بنا پل بہہ جانے سے متعدد دیہات کا بلاک ہیڈ کوارٹر سے رابطہ ٹوٹ گیا۔ مشرقی سنگھ بھوم کے موسابنی میں ڈیم سے پانی چھوڑے جانے کے بعد شنکھ ندی میں طغیانی ہے اور بکرہ پل کے اوپر تقریباً چھ فٹ پانی بہہ رہا ہے۔ سرائے کیلا میں خرکئی ندی خطرے کے نشان سے 03.2 میٹر اوپر بہہ رہی ہے، جس کے بعد بعض ڈیموں کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔ جمشید پور کے آدتیہ پور اور مانگو میں سوارن ریکھا اور خرکئی ندیوں کے بڑھتے پانی کے پیش نظر نشیبی علاقوں میں ہائی الرٹ جاری ہے۔ لاتیہار کے چھپاڈوہر میں سات مقامات پر سڑکیں متاثر ہوئی ہیں۔ سیاحتی مقامات لودھ فال اور سگا ڈیم پر بھی پانی کی سطح بڑھنے کے باعث سیاحوں کے داخلے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

میرٹھ میں کسانوں کی مہاپنچایت، راکیش ٹکیت کا

گنے کی قیمت 500 روپے فی کوئنٹل کرنے کا مطالبہ

میرٹھ: بھارتیہ کسان یونین (بی کے یو) کے قومی ترجمان راکیش ٹکیت کی قیادت میں منگل کو اتر پردیش کے میرٹھ میں کسانوں کی مہاپنچایت منعقد ہوئی، جس میں کسانوں سے متعلق متعدد مسائل اور مطالبات کو نمایاں طور پر اٹھایا گیا۔ مہاپنچایت میں گنے کی قیمت میں اضافہ، بقایا ادائیگی، بجلی کی مہنگی شرح، کھاد کی دستیابی، زمین کے حصول اور سیلاب سے ہونے والے نقصانات کے معاوضے جیسے مسائل پر حکومت سے توجہ دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ راکیش ٹکیت نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت کسان کئی محاذوں پر مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف کسانوں کی پیداواری لاگت مسلسل بڑھ رہی ہے، جبکہ دوسری طرف ان کی فصلوں کی قیمتیں اس رفتار سے نہیں بڑھ رہیں۔ بجلی کی بڑھتی قیمتوں اور زمین کے حصول سے متعلق مسائل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ زمین کے سرکل ریٹ کم ہیں، جبکہ بجلی کی شرح زیادہ ہے۔ حکومت کو کسانوں کی لاگت اور آمدنی کے درمیان بڑھتے ہوئے فرق پر توجہ دینی چاہیے۔ گنے کے کاشتکاروں کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے ٹکیت نے کہا کہ گنے کی قیمت میں مطلوبہ اضافہ نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ گنے کا نرخ بڑھا کر 500 روپے فی کوئنٹل کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ مہنگائی مسلسل بڑھ رہی ہے اور کھانے پینے کی اشیا سے لے کر کپڑے اور روزمرہ استعمال کی چیزوں تک کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے، لیکن کسانوں کی فصلوں کی قیمتیں اسی تناسب سے نہیں بڑھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کو کم از کم گزشتہ سال کے مقابلے میں چینی کی بڑھی ہوئی قیمتوں کا فائدہ ملنا چاہیے۔ حکومت کو کسانوں کی آمدنی اور پیداواری لاگت کو مدنظر رکھتے ہوئے فصلوں کی مناسب قیمت یقینی بنانی چاہیے۔ ٹکیت نے آلو کے کاشتکاروں کی مشکلات بھی اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ آلو پیدا کرنے والے کسان بھی نقصان سے دوچار ہیں۔ کھیتی کی لاگت بڑھنے کے باوجود انہیں اپنی پیداوار کی مناسب قیمت نہیں مل رہی ہے۔ انہوں نے بجلی اور کھاد کی قیمتوں کے ساتھ ساتھ ان کی دستیابی پر بھی سوال اٹھایا۔ زمین کے حصول کے معاملات میں کسانوں کو مناسب معاوضہ دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے ٹکیت نے کہا کہ زمین کے موجودہ سرکل ریٹ میں اضافہ کیا جانا چاہیے، تاکہ حصولِ اراضی کی صورت میں کسانوں کو ان کی زمین کی مناسب قیمت مل سکے۔ انہوں نے کسانوں کے لیے بجلی کی شرح کم کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ مہاپنچایت میں کھاد علاقے میں سیلاب سے ہونے والے نقصانات کا مسئلہ بھی اٹھایا گیا۔ ٹکیت نے کہا کہ سیلاب کی وجہ سے کسانوں کی فصلوں اور زمین کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ حکومت کو متاثرہ کسانوں کو مناسب معاوضہ دینے کے ساتھ ساتھ سیلاب سے مستقل تحفظ کے لیے بندھوں اور دیگر ضروری اقدامات کا انتظام کرنا چاہیے۔ راکیش ٹکیت نے امریکہ کے ساتھ دہلی میں جاری معاہدے پر بھی تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے بین الاقوامی معاہدوں کا اثر بھارتی کسانوں پر پڑ سکتا ہے۔ حکومت کو یقینی بنانا چاہیے کہ کسی بھی بین الاقوامی سمجھوتے سے کسانوں کے مفادات متاثر نہ ہوں۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومتی پالیسیوں میں کسانوں کے مفادات کو مرکز میں رکھا جانا چاہیے۔

ممتا بنرجی کی بھتیجی گھر میں پھندے سے لٹکی ملیں، خودکشی کا شبہ؛ ڈپریشن اور طلاق کے معاملے کی بھی جانچ

مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی کی بھتیجی برشٹی مکھرجی منگل کو بیربھوم ضلع کے رام پورہاٹ میں اپنے گھر میں پھندے سے لٹکی ہوئی ملیں۔ پولیس نے خودکشی کا شبہ ظاہر کیا ہے، تاہم موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی واضح ہونے کی بات کہی گئی ہے۔

ٹرمپ کی مقبولیت بدترین سطح پر پہنچ گئی

واشنگٹن۔ یکم ستمبر (ایجنسیز) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی مقبولیت میں مزید کمی ہوگئی ہے اور شرح 33 فیصد تک پہنچ گئی ہے، جو ان کے سیاسی کیریئر کی اب تک کی کم ترین سطح قرار دی جا رہی ہے۔ رائٹرز کے ایک تازہ سروے کے مطابق امریکی عوام میں صدر ٹرمپ کی کارکردگی کے حوالے سے عدم اطمینان میں اضافہ ہوا ہے۔ سروے میں ایران کے ساتھ جاری جنگ اور ٹرمپ کی معاشی پالیسیوں کو ان کی مقبولیت میں کمی کی اہم وجوہات قرار دیا گیا ہے۔ سروے کے مطابق امریکی عوام کی ایک بڑی تعداد ملک میں مہنگائی اور روزمرہ اخراجات سے نمٹنے کیلئے ٹرمپ انتظامیہ کی پالیسیوں سے بھی ناخوش ہے۔ تقریباً 71 فیصد امریکیوں نے مہنگائی اور بڑھتے ہوئے اخراجات سے نمٹنے کے صدر کے طریقہ کار پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ ٹرمپ کی گرتی ہوئی مقبولیت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکہ میں نومبر کے وسط مدتی انتخابات کی تیاری جاری ہے۔ ان انتخابات میں ایوان نمائندگان اور سینیٹ سمیت اہم سیاسی مقابلے ہوں گے، اس لیے صدر کی مقبولیت اور عوامی رائے کو دونوں جماعتیں خاص اہمیت دے رہی ہیں۔ رائٹرز کے سروے میں آزاد ووٹرز کے رجحان سے بھی ڈیموکریٹس کو تقویت ملتی دکھائی دی ہے۔ سروے کے مطابق 36 فیصد آزاد ووٹرز نے کہا کہ وہ وسط مدتی انتخابات میں ڈیموکریٹ امیدواروں کو ووٹ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں، جبکہ صرف 22 فیصد نے ریپبلکن امیدواروں کے حق میں اپنی ترجیح ظاہر کی۔ امریکی سیاست میں آزاد ووٹرز کو خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہ ووٹرز ہر انتخاب میں لازماً کسی ایک جماعت کے ساتھ وابستہ نہیں رہتے۔ ان کا رجحان کئی اہم ریاستوں اور انتخابی حلقوں میں نتائج پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ ٹرمپ کی مقبولیت میں کمی کی ایک اہم وجہ ایران جنگ بھی بتائی جا رہی ہے۔ مشرق وسطیٰ میں جاری فوجی تنازعہ کے باعث امریکہ میں جنگ کے اخراجات، امریکی فوجیوں کی تعیناتی اور تنازعہ کے ممکنہ اثرات پر بحث جاری ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

2
روزنامہ
ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताज़ा
02 Sept. 2026

'جو ہندو سمجھتا ہے کہ انڈیا مسلمانوں کے لیے نہیں، وہ ہندو نہیں': آر ایس ایس رہنما موہن بھاگوت کے بیان پر تنقید کیوں؟

مرزا اے بی بیگ

انڈیا کی ہندو نظریاتی تنظیم راشٹریہ سویم سیوک سنگھ یعنی آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت ان دنوں امریکہ سمیت تین ممالک کے دورے پر ہیں جہاں مختلف تنظیموں کی جانب سے سخت مخالفت کے درمیان ان کے پروگرامز جاری ہیں۔ لیکن ان کے 'ہندو-مسلم اتحاد' والے بیان پر انڈیا کے مسلم رہنماؤں کی جانب سے تنقید سامنے آئی ہے جسے انھوں نے آر ایس ایس کا 'دوہرا معیار' قرار دیا ہے۔ موہن بھاگوت نے سنیچر کے روز امریکہ کے شہر نیویارک میں ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 'جو ہندو یہ سمجھتا ہے کہ انڈیا مسلمانوں کے لیے نہیں ہے، وہ ہندو نہیں۔' آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے رہنما اور رکن پارلیمان اسدالدین اویسی نے اس بیان پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ 'یہ آر ایس ایس کی پلے بک کا سب سے پرانا حربہ، دنیا کے لیے ان کے الفاظ الگ ہیں جبکہ اپنے اراکین کے لیے مختلف۔' اویسی نے اتوار کو ایکس پر اپنی پوسٹ میں آر ایس ایس کے بانیوں اور نظریہ سازوں کے خیالات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ تنظیم ہمیشہ سے ملک کی مذہبی اقلیتوں کے خلاف رہی ہے۔ اویسی نے دعویٰ کیا: 'آر ایس ایس کے بانی انڈین نیشنل کانگریس میں شامل تھے، لیکن انھوں نے اسے اس لیے چھوڑ دیا کیونکہ وہ گاندھی کی قیادت میں چلنے والی برطانوی استعمار مخالف تحریکِ آزادی میں تمام مذہبی برادریوں کی شمولیت کے خلاف تھے۔' اویسی سات نکات پر مبنی اپنی تنقید میں لکھا: 'آر ایس ایس نے کبھی بھی اپنے اہم نظریہ سازوں اور مصنفین کے خیالات سے لاتعلقی اختیار نہیں کی۔ ذرا دیکھیے کہ وہ مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔' انھوں نے آخر میں لکھا: 'میری موہن بھاگوت سے درخواست ہے کہ وہ ساورکر، ہیڈ گیوار، گولوالکر اور دیگر (آر ایس ایس) رہنماؤں کی تحریروں کے چند منتخب اقتباسات ہی عوام کے سامنے پڑھ کر سنا دیں۔ پھر لوگوں کو خود فیصلہ کرنے دیا جائے کہ وہ آر ایس ایس کے بارے میں کیا رائے قائم کرتے ہیں۔' اسدالدین اویسی نے حوالے کے ساتھ سنہ 2002 کے گجرات فسادات میں آر ایس ایس کے کردار اور مسلمان اور مسیحی برادریوں کو 'پہلا' اور 'دوسرا' اندرونی خطرہ قرار دینے کے آر ایس ایس کے بیان کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس کے علاوہ یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے ذریعے دوسرے مذاہب کے عائلی قوانین میں مداخلت کی بات بھی کہی ہے۔ انھوں نے مزید لکھا کہ 'آر ایس ایس ہمیشہ جمہوریت کی مخالفت کرتی رہی ہے اور مسلسل آمریت کا مطالبہ کرتی آئی ہے۔' نہ صرف اسدالدین اویسی بلکہ انڈیا کی اہم ترین مسلم تنظیموں میں شامل جمعیت علمائے ہند کے صدر، دارالعلوم دیوبند کے پرنسپل اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے نائب صدر مولانا ارشد مدنی نے سوشل میڈیا ایکس پر لکھا: 'اگر مسلمانوں کو ملک سے نکالنے کی وکالت کرنے والوں کو ہندو نہیں سمجھا جاتا ہے، تو موہن بھاگوت جی کو بتانا چاہیے کہ آر ایس ایس ایسے افراد کو اپنی تنظیم سے کیوں نہیں نکالتا ہے۔' انھوں نے مزید لکھا:

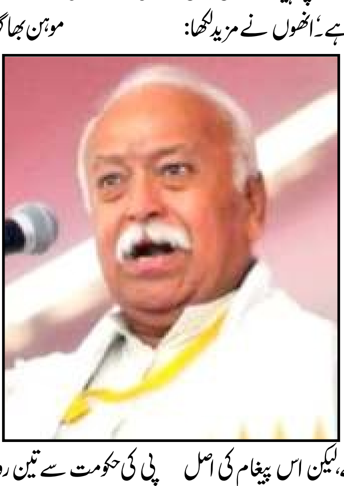

'مسلمانوں اور مسیحیوں کے خلاف نفرت پھیلانے والے، ہجومی تشدد اور تشدد کی حمایت کرنے والے، معاشی اور سماجی بائیکاٹ کا مطالبہ کرنے والے، مساجد، مدارس اور تعلیمی اداروں کو نشانہ بنانے والے، اور مسلمانوں کی شہریت اور آئینی حقوق پر شک کرنے والے لوگ دراصل کون ہیں؟ آر ایس ایس نے اب تک ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟' مولانا ارشد مدنی نے ایکس پر لکھا: 'اگرچہ امریکہ میں اتحاد، بھائی چارے اور تمام مذاہب کے احترام کی بات خوش آئند ہے، لیکن اس پیغام کی اصل ضرورت آج ہندوستان میں ہے۔ اگر موہن بھاگوت حقیقی طور پر اس خیال کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں تو انھیں کھلے عام ان لوگوں سے خود کو دور کرنا چاہیے جو نفرت پھیلاتے ہیں اور ان کے خلاف موثر کارروائی کے ذریعے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ محض غیر ملکی سامعین کے لیے بیان بازی نہیں ہے۔' دریں اثنا جنوبی ریاست کرناٹک کے وزیرِ داخلہ اور آر ایس ایس کے ناقد پریانک کھڑگے نے بھی موہن بھاگوت کے بیان کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انھوں نے آر ایس ایس پر الزام لگایا کہ وہ بیرونِ ملک زیادہ جامع اور ہم آہنگی پر مبنی لہجہ اختیار کرتی ہے، جبکہ انڈیا میں مسلسل ہندو راشٹر کے نظریے کو فروغ دیتی رہتی ہے۔ کھڑگے نے امریکہ میں بھاگوت کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے ایکس پر لکھا: 'جب سامعین بدل جاتے ہیں تو زبان میں بھی خاصی تبدیلی آجاتی ہے۔' کانگریس رہنما نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ آر ایس ایس اپنے بیرونِ ملک نیٹ ورک کے ذریعے انڈین تارکینِ وطن (ڈاسپورا) کے درمیان اپنے 'وچار پریوار' (ہم خیال کنبے) کے لیے حمایت اور مالی وسائل اکٹھے کرتی ہے، جو ان کے بقول 'معاشرے میں فرقہ واریت کے بیج بوتا ہے۔' کھڑگے نے موہن بھاگوت کے تین ملکوں پر مشتمل امریکی دورے اور اس کے مرکزی پیغام 'عالمی یگانگت' پر بھی سوال اٹھایا۔ انھوں نے ہندو سویم سیوک سنگھ (ایچ ایس ایس) کے کردار کی طرف اشارہ کیا، جسے انھوں نے آر ایس ایس کی بیرونِ ملک شاخ قرار دیا، اور کہا کہ یہ تنظیم تارکینِ وطن انڈینز کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ شیو سینا (ادھو ٹھاکرے دھڑے) کے رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے کہا کہ 'بھاگوت کو ایسے بیانات انڈیا میں دینے چاہییں۔ دلی میں جو حکومت میں ہیں، اتر پردیش میں جو حکومت میں ہیں ان کے لیے ایک تربیتی کیمپ چلانا چاہیے۔ نیویارک میں وہ جو بات کر رہے ہیں اسے ہندی میں ڈھونگ کہتے ہیں۔'

موہن بھاگوت اور آر ایس ایس کی تنقید کے باوجود ایک بات جو بظاہر نظر آرہی ہے وہ موہن بھاگوت کے بیانات میں نرمی کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ اگر اس کی کرونولوجی دیکھی جائے تو بی جے پی کی نریندر مودی حکومت کی سنہ 2014 میں اقتدار میں آنے کے بعد وقتاً فوقتاً آر ایس ایس کے رہنما کی جانب سے پاکستان کے ساتھ کشیدگی کم کرنے اور مسلمانوں تک پہنچنے کی کوششیں نظر آتی ہیں۔ یہ سنہ 2015 میں ستمبر کے پہلے ہفتے کی بات ہے جب آر ایس ایس نے بی جے پی کی حکومت سے تین روز کے صلاح مشورے کے بعد ایک پریس کانفرنس میں یہ اعلان کیا کہ 'حکومت کو پاکستان سے تعلقات بہتر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے'، تو بہت سے لوگوں کا ماتھا ٹھنکا تھا کہ کیا آر ایس ایس نے 'اکھنڈ بھارت' کے خواب کو ترک کر دیا ہے؟ اس وقت آر ایس ایس کا کہنا تھا کہ پاکستان اور باقی ہمسایہ ممالک کبھی ایک ہی جسم (ہندوستان) کا حصہ ہوا کرتے تھے، اور 'ایک ہی کنبہ ہو۔۔۔ تو بھائیوں میں اختلافات ہو ہی جاتے ہیں' اور جن قوموں کے درمیان تاریخی اور جغرافیائی اعتبار سے رشتے ہیں، ان سے تعلقات بہتر کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ انھوں نے جین زی کے ساتھ حالیہ ملاقات میں بھی اپنے اس موقف کا اعادہ کیا ہے۔ موہن بھاگوت نے گذشتہ سال انڈیا اور پاکستان کے درمیان جھڑپ کے تناظر میں بات کرتے ہوئے کہا: 'تنازعات اور کشیدگی کے وقت ملک کو اپنی حکومت اور فوج کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ عوام کے درمیان موجود تاریخی اور انسانی رشتے ہمیشہ کے لیے ختم کر دیے جائیں۔' بھاگوت کے مطابق پاکستان ایک صدی پہلے تک برصغیر ہی کا حصہ تھا اور اس تاریخی حقیقت کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا کہنا تھا کہ 'تنازع کے دوران تعلقات معطل ہو سکتے ہیں، مگر مستقل دشمنی اور مستقل نفرت کوئی حل نہیں۔' یہ بیان خاص طور پر اس لیے توجہ کا مرکز بنا کیونکہ انڈیا اور پاکستان کے تعلقات پر آر ایس ایس کا موقف عموماً سخت رہا ہے۔ اس سے قبل 22 ستمبر سنہ 2022 کو موہن بھاگوت نے اچانک دارالحکوت دلی کی ایک مسجد اور ایک مدرسے کا دورہ کیا۔ یہ دورہ انھوں نے ایک ایسے وقت پر کیا جب بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ انھوں نے حال ہی میں ملک کے پانچ مسلم دانشوروں سے ملاقات کی اور ان سے ہندو مسلم تعلقات کے کئی پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا۔ موہن بھاگوت نے جن پانچ دانشوروں سے ملاقات کی تھی ان میں انڈیا کے سابق الیکشن کمشنر ایس وائے قریشی، دلی کے سابق لیفٹیننٹ گورنر نجیب جنگ، صحافی اور سابق رکن پارلیمان شاہد صدیقی، مسلم یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ضمیر الدین شاہ اور صنعت کار سعید شیروانی شامل تھے۔ شاہد صدیقی نے بی بی سی کو بتایا کہ یہ ملاقات 22 اگست کو دلی میں آر ایس ایس کے دفتر میں ہوئی تھی۔ انھوں نے کہا کہ نوپور شرما کے متنازع بیان کے بعد ملک میں جس طرح کا نفرت انگیز ماحول بن رہا تھا وہ بہت پریشان کن ہے۔ شاہد صدیقی نے بتایا کہ آر ایس ایس کے سربراہ سے بات چیت میں انھوں نے گو کشی اور نسل پرستانہ جملوں جیسے سوالات پر ان کا موقف جاننا چاہا جبکہ مسلم دانشوروں کی جانب سے مسلمانوں کے خلاف نفرت کی مہم، ہجومی تشدد اور اس طرح کے دوسرے مسائل پر بات کی۔ اس کے اگلے سال ممبئی میں پانچ فروری بروز اتوار ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے ہندو مذہب میں ذات پات کو تنقید کا نشانہ بنایا تھا جس کے بعد ہندوؤں کی جانب سے ان کی سخت تنقید کی گئی تھی۔ تاہم نیویارک کے بعد ٹورانٹو میں بھی انھوں نے انڈیا کے تنوع میں اتحاد کی بات دہرائی۔ خبر رساں ادارے اے این آئی کے مطابق لفظ 'ہندو' کے وسیع تر مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے موہن بھاگوت نے کہا: 'جب میں ہندو کہتا ہوں تو لفظ ہندو کو کسی مخصوص زبان، کسی خاص طریقۂ عبادت یا کسی خاص طرزِ زندگی کے ذریعے محدود یا متعین نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تمام چیزیں اپنی جگہ موجود ہیں، لیکن یہ انسانوں کے تنوع اور مختلف رنگوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ہندو ان تمام تنوعات کا احترام کرتا ہے اور انھیں قبول کرتا ہے۔' انھوں نے دعویٰ کیا کہ: 'دنیا میں جہاں کہیں بھی کسی شخص پر ظلم و ستم ہوا، اسے صرف انڈیا میں پناہ ملی۔ بہت سے لوگ بیرونی حملہ آوروں کی حیثیت سے انڈیا آئے، لیکن وہ آج بھی اپنی تمام خصوصیات اور شناخت کے ساتھ وہاں آباد ہیں اور ترقی کر رہے ہیں۔ اب وہ انڈین شہری ہیں۔' ان کے مطابق انڈیا تاریخی طور پر مختلف برادریوں اور پناہ گزینوں کے لیے ایک محفوظ پناہ گاہ رہا ہے۔ ڈی این میں شائع اس رپورٹ کے جواب میں خالد لطیف نامی ایک صارف نے تنقید کرتے ہوئے فیس بک پر لکھا: 'قرونِ وسطیٰ کے زمانے میں جو بھی لوگ اس خطے میں آئے جسے آج ہم انڈیا کے نام سے جانتے ہیں، وہ فاتحین کی حیثیت سے آئے تھے، جن میں ترک افغان، مغل اور برطانوی شامل تھے۔ اُن میں سے کچھ واپس چلے گئے، جبکہ بعض نے یہیں رہنے اور اسے اپنا وطن بنانے کا فیصلہ کیا۔ وہ مہاجرین یا پناہ گزین نہیں تھے۔ وہ کسی ظلم و ستم یا جبر سے بچنے کے لیے یہاں نہیں آئے تھے، بلکہ فاتحین کی حیثیت سے آئے اور بعد ازاں انھوں نے انڈیا کو اپنا گھر بنا لیا۔' خالد نے مزید لکھا: 'انھوں نے زندگی کے مختلف شعبوں میں اہم کردار ادا کیا اور ملک کی تاریخ، تہذیب، ثقافت، تعمیر و ترقی، انتظام، معیشت، فنون، تعلیم اور دیگر میدانوں میں قابلِ ذکر خدمات انجام دیں۔'

(بی بی سی اردو)

گوجرانوالہ میں ٹک ٹاکر بہنوں کے درمیان 'ویوز اور فالوورز' سے شروع ہونے والا جھگڑا قتل تک کیسے پہنچا؟

احتشام شامی

پنجاب کے ضلع گوجرانوالہ میں دو بہنوں کے درمیان مبینہ طور پر ٹک ٹاک کے ویوز سے شروع ہونے والے معمولی جھگڑے کا اختتام ایک بہن کے قتل پر ہوا ہے۔ لدھے والا وڑائچ پولیس نے لڑکیوں کے والد کی مدعیت میں مقدمہ درج کر کے 15 سالہ زوبیہ مناہل کے قتل کے الزام میں 18 سالہ بڑی بہن کو گرفتار کر لیا ہے۔ لدھے والا وڑائچ پولیس سٹیشن کے ایس ایچ او محمد افضل نے بی بی سی اردو کو بتایا کہ ملزمہ سے آلۂ قتل برآمد کر لیا گیا ہے۔ تھانہ لدھے والا وڑائچ میں درج کروائی جانے والی ایف آئی آر میں عبدالشکور خان مدعی ہیں، جو ملزمہ اور مقتولہ دونوں کے والد ہیں۔ مدعی کے مطابق وہ پیشے کے اعتبار سے ایک ڈرائیور ہیں اور ان کی چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ ایف آئی آر کے متن میں کہا گیا ہے کہ ان کے گھر میں مہمان آئے ہوئے تھے اور سب اہل خانہ صحن میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک چھت سے شور کی آواز آئی۔ جب اہلخانہ چھت پر پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ دونوں بہنیں 'آپس میں پیسوں کے لین دین پر جھگڑا کر رہی تھیں۔' 'اس دوران بڑی بیٹی نے باورچی خانے میں پڑی ہوئی چھری اٹھائی اور زوبیہ کو ماری جو اسے کمر پر لگی، جس سے وہ شدید زخمی ہو کر گر پڑی اور خون بہنے لگا۔' ایف آئی آر میں کہا گیا کہ 'ہم سب اہل خانہ نے زوبیہ کو ابتدائی طبی مدد دینے کی کافی کوشش کی لیکن خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے زوبیہ مناہل فوت ہو گئی۔' مدعی کا کہنا ہے کہ ان کی بڑی بیٹی نے اپنی چھوٹی بہن زوبیہ مناہل کو ناحق قتل کر کے سخت زیادتی کی ہے۔ پولیس کی جانب سے مرتب کی گئی ابتدائی رپورٹ اس واقعے کے محرکات پر روشنی ڈالتی ہے۔ یہ رپورٹ ایس ایچ او محمد افضل نے پولیس کے اعلیٰ افسران کو بھجوائی ہے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ دونوں بہنیں ٹک ٹاک پر ویڈیوز بنایا کرتی تھیں اور ان دونوں کے درمیان جان لیوا جھگڑے کی بنیاد بھی یہی سوشل میڈیا پلیٹ فارم بنا۔ رپورٹ کے مطابق 'اس جھگڑے کے دوران ملزمہ نے اپنی ہمشیرہ زوبیہ مناہل عرف عیشہ کو تیز دھار آلے سے کمر پر وار کر کے اسے قتل کر دیا۔' ایس ایچ او محمد افضل نے رابطہ کرنے پر بی بی سی اردو کو بتایا کہ انھوں نے زیرِ حراست ملزمہ کا ابتدائی بیان قلمبند کیا ہے، جس کے مطابق 'مقتولہ کے فالوورز زیادہ تھے جبکہ ملزمہ کے فالوورز کم تھے۔ ملزمہ کا الزام تھا کہ تم میرے فالوورز چوری کرتی ہو، جس وجہ سے دونوں میں جھگڑا ہوا اور بات بڑھ گئی۔' تاہم ملزمہ کے رشتے دار غلام رسول کہتے ہیں کہ دونوں بہنوں نے ٹک ٹاک پر ویڈیوز اس لیے بنانا شروع کی تھیں تاکہ وہ معاشی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکیں۔ 'دونوں بچیاں انتہائی تابعدار اور والدین کی فرمانبردار تھیں۔ وہ چاہتی تھیں کہ اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکیں، اسی لیے اکثر فوڈ وی لاگنگ کرتیں اور مختلف سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر مصروف رہتیں۔' غلام رسول نے مزید بتایا کہ 'یہ خاندان کے لیے بڑا دھچکا ہے کیونکہ ایک بیٹی وفات پا چکی ہے اور دوسری پولیس کی حراست میں ہے۔ والدین پر جیسے پر قیامت ٹوٹ گئی ہے، کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔' مقدمے کے مدعی عبدالشکور کہتے ہیں کہ وہ اپنی بڑی بیٹی کو سزا دلوانا چاہتے ہیں۔ انھوں نے بی بی سی اردو کو بتایا کہ انھوں نے اپنی بڑی بیٹی کو خود پولیس کی تحویل میں دیا ہے اور اب وہ ملزمہ کی طرف سے 'کیس کی پیروی نہیں کریں گے۔' 'جس نے میرے ہنستے بستے گھر کو برباد کر دیا میرا اب اس کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں رہا۔' 'ملزمہ کے پاس وکیل نہ ہونے کی صورت میں سرکاری وکیل مہیا کرے گی' فوجداری قوانین کے ماہر شیخ عثمان ایڈووکیٹ کہتے ہیں کہ پاکستان کے قانون کے مطابق 'کسی زیرِ حراست ملزم کو صرف اس وجہ سے بغیر وکیل کے نہیں چھوڑا جا سکتا کہ اس کے مقدمے کی پیروی کے لیے کوئی رشتہ دار یا ذاتی وکیل موجود نہیں۔' شیخ عثمان ایڈووکیٹ نے بی بی سی اردو کو بتایا کہ آئین اور قانون ملزم کو وکیل کے ذریعے دفاع کا حق دیتا ہے اور اگر کوئی شخص جیل میں ہے، اس کے گھر والے موجود نہیں یا اس کے پاس کوئی وکیل نہیں، تو عدالت اس بات کو نظرانداز نہیں کرتی اور ملزم کو سرکاری وکیل مہیا کیا جاتا ہے جو ریاستی اخراجات پر ملزم کا دفاع کرتا ہے۔ 'پنجاب میں فری لیگل ایڈ کمیٹی بھی کام کر رہی ہے، جس میں پنجاب بار کونسل اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشنز کے وکلا شامل ہیں۔ مستحق قیدی متعلقہ جیل سپرنٹنڈنٹ کو درخواست دے سکتا ہے، جس کے بعد درخواست وکیل کو بھجوا دی جاتی ہے۔' 'پنجاب لیگل ایڈ ایکٹ 2018 کے تحت پنجاب پبلک پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ بھی سنگین جرائم میں ملوث ملزمان کو قانونی امداد فراہم کرتا ہے۔' پاکستان میں ڈیجیٹل میڈیا پر تحقیق کرنے والے ارحم شفیع نے بی بی سی اردو کو بتایا کہ 'نئی نسل ٹک ٹاک، فیس بک، انسٹا گرام اور یوٹیوب سے پیسے کمانے کا ہنر جان گئی ہے اور یہ ان کے لیے کمائی کا آسان ذریعہ بن گیا ہے، جس وجہ سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں سوشل میڈیا پر زیادہ سے زیادہ فالوورز بنانے اور ویوز لینے کی کوشش کرتے ہیں۔' ڈیجیٹل میڈیا ایکسپرٹ کے مطابق ٹک ٹاک پاکستان میں اپنے مونیٹائزیشن پروگرام کے تحت براہ راست رقم کی ادائیگیاں کرتا ہے۔ 'جن افراد کے ٹک ٹاک اکاؤنٹ مونیٹائزڈ ہیں انھیں ایک ہزار ویوز پر چالیس سینٹ سے ایک ڈالر ملتا ہے، جس کا آسان مطلب یہ ہے کہ ایک ملین ویوز پر چار سو سے ایک ہزار ڈالرز تک کمایا جا سکتا ہے جو کہ پاکستانی کرنسی میں اچھی خاصی رقم بن جاتی ہے۔' ارحم شفیع نے مزید بتایا کہ 'پاکستان میں اکثر لوگ امریکہ یا برطانیہ میں رجسٹرڈ شدہ اکاؤنٹس استعمال کرتے ہیں کیونکہ اس سے انھیں معاوضہ زیادہ ملتا ہے۔ پاکستان کے موجودہ معاشی حالات سب کے سامنے ہیں، سوشل میڈیا روایتی ملازمتوں کی کمی کی وجہ سے ایک بہترین پارٹ ٹائم یا فل ٹائم آمدن کا ذریعہ بن چکا ہے۔' 'ٹک ٹاک پر آپ کو دولت اور شہرت دونوں مل جاتی ہیں۔ لیکن یہ سارا کھیل فالوورز اور ویوز کا ہے۔'

(بی بی سی اردو)

تیز رفتار، سستے اور زیادہ خطرناک: نئے جیٹ انجن والے 'شاہد' ڈرونز کو روکنا مشکل کیوں ہے؟

سنہ 2022 کے اواخر سے خودکش ڈرونز 'شاہد-136' اور ان کے روسی ورژن 'گران-ٹو' یوکرین میں دور دراز علاقوں پر حملوں کے لیے روسی فوج کا سب سے اہم اور بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والا ہتھیار بن گئے ہیں۔ لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ ان ڈرونز کا دور ختم ہونے والا ہے، کیونکہ اب جیٹ انجن سے چلنے والے ڈرونز تیزی سے میدان میں آ رہے ہیں۔ جنھیں یوکرین کے فضائی دفاعی نظام کے لیے روکنا اور مار گرانا زیادہ مشکل ہے۔ روس ان ڈرونز کی مدد سے بحیرۂ اسود کے ساحل پر یوکرین کی بندرگاہوں پر سرگرمیوں کو بھی متاثر کر چکا ہے۔ یوکرین کی فضائیہ کے مطابق کیئو پر ہونے والے حالیہ حملے میں پہلی مرتبہ روس کی جانب سے استعمال کیے گئے نصف سے زیادہ ڈرونز جیٹ انجن سے چلنے والے تھے۔ چار اور پانچ اگست کی درمیانی شب روس نے یوکرین کی جانب 115 حملہ آور ڈرونز داغے جن میں سے یوکرینی افواج تقریباً 85 فیصد کو نشانہ بنانے اور ناکارہ بنانے میں کامیاب رہیں۔ اگلے روز روس نے 101 نگرانی کرنے والے ڈرونز بھیجے، جن میں نصف سے زیادہ جیٹ انجن والے تھے۔ تاہم ان ڈرونز کو روکنے میں یوکرینی افواج کی کامیابی کی شرح کم ہو کر 65 فیصد رہ گئی۔ روس دراصل شاہد ڈرونز کی نئی اقسام تیار کر رہا ہے تاکہ سنہ 2025 اور سنہ 2026 کے دوران سامنے آنے والی ایک اہم تبدیلی کا مقابلہ کیا جا سکے۔ اس عرصے میں یوکرین نے روسی حملہ آور ڈرونز کو روکنے اور مار گرانے کی شرح 90 سے 95 فیصد تک پہنچا دی تھی۔ یوکرین کی اس کامیابی کی ایک بڑی وجہ ڈرونز کو مار گرانے کے لیے استعمال ہونے والے انٹرسیپٹر ڈرونز کی صنعت میں تیز رفتار ترقی بھی ہے۔ یہ ڈرونز عام 'شاہد' ڈرونز، جنھیں روس میں 'گران-ٹو' بھی کہا جاتا ہے، کے مقابلے میں کہیں زیادہ تیز رفتار تھے۔ پرانی قسم کے شاہد ڈرونز میں کم طاقت والے پیٹرول انجن استعمال ہوتے تھے اور ان کی رفتار تقریباً 150 سے 200 کلومیٹر فی گھنٹہ تک ہوتی تھی۔ یہ ڈرون عموماً تقریباً دو کلومیٹر تک کی کم بلندی پر پرواز کرتے تھے۔ اس کے علاوہ سٹارلنک تک رسائی نہ ہونے کے باعث یہ دوران پرواز آن لائن نیویگیشن نہیں کر سکتے تھے، جبکہ مواصلاتی نیٹ ورک کے نظام میں بھی مسائل کا سامنا رہتا تھا۔ ان خامیوں نے رفتہ رفتہ ان ڈرونز کے استعمال کا دور ختم کرنے میں کردار ادا کیا۔ اپنے انجن کی مخصوص آواز کی وجہ سے 'گیس انجن' کے نام سے مشہور یہ ڈرون اب اپنی عملی مدت کے اختتام کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ تاہم روس پہلے ہی ان کی جگہ نئی قسم کے ڈرونز متعارف کرا چکا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ نئے ڈرونز کیا ہیں، ان میں کیا تبدیلیاں کی گئی ہیں اور انھیں روکنا یوکرین کے لیے کتنا مشکل یا آسان ہوگا؟ جیٹ انجن والے ڈرونز میں عام انجن کے بجائے ایک چھوٹا ٹربو جیٹ انجن استعمال ہوتا ہے۔ اس کی مدد سے یہ ڈرون عام شاہد ڈرونز کے مقابلے میں دو سے ڈھائی گنا زیادہ رفتار سے پرواز کر سکتے ہیں۔ اس تیز رفتاری کی وجہ سے ان کے لیے فضائی دفاعی نظام کو عبور کرنا نسبتاً آسان ہو جاتا ہے، کیونکہ بعض اوقات دفاعی نظام کے پاس انھیں روکنے کے لیے ردِعمل کا وقت نہیں ہوتا۔ یہ ڈرونز بنیادی طور پر کروز میزائلوں کا ایک سستا متبادل سمجھے جا سکتے ہیں۔ تاہم کروز میزائلوں کے مقابلے میں یہ زیادہ سستے اور چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کے حملے میں کروز میزائل کے مقابلے میں تباہی بھی کم ہوتی ہے۔ جنگ کے دوران یوکرین پہلا ملک تھا جس نے جیٹ انجن والے ڈرونز کا استعمال شروع کیا، اگرچہ اس نے انھیں 'میزائل ڈرونز' کا نام دیا۔ ان میں 'پیکلو'، 'بارس' اور 'روٹا' نمایاں مثالیں ہیں جنھیں عوام کے سامنے بھی پیش کیا جا چکا ہے۔ تاہم روس پہلا ملک تھا جس نے ان ڈرونز کو بڑے پیمانے پر استعمال کرنے کی صلاحیت کو بھانپا۔ یوکرین کی ملٹری انٹیلیجنس سروس کے مطابق روس اب ہر ماہ تقریباً 500 ایسے جیٹ انجن والے ڈرونز تیار کر رہا ہے اور اس کا منصوبہ ہے کہ مجموعی 'شاہد' ڈرونز میں ان کا حصہ 50 فیصد تک بڑھا دیا جائے۔

یوکرین کی جنرل انٹیلیجنس سروس کے نائب سربراہ وادیم سکیبتسکی کے مطابق روس کے سنہ 2026 کے دفاعی منصوبوں میں تقریباً ایک لاکھ 'شاہد' ڈرونز، ان کے مختلف ماڈلز اور ڈمی یا دھوکا دینے والے ڈرونز شامل ہیں۔ ان کے مطابق سنہ 2025 اور سنہ 2026 کے ابتدائی مہینوں میں جیٹ انجن والے 'شاہد' ڈرونز کا استعمال محدود اور باقاعدہ نہیں تھا، تاہم رواں سال کی دوسری سہ ماہی سے ان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور اب ان کے حملے تقریباً روزانہ ہونے لگے ہیں۔ یوکرینی فوج کے ڈرون شکن یونٹ 'ڈارکنوڈ' کے نائب کمانڈر آرٹس نے بی بی سی کو یوکرینی سروس کو بتایا کہ روس کی جانب سے جیٹ انجن والے ڈرونز کے استعمال میں واضح اضافہ دیکھا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مجموعی طور پر داغے جانے والے حملہ آور ڈرونز میں جیٹ انجن والے ڈرونز کا تناسب بڑھ رہا ہے۔ ہمارے مشاہدے کے مطابق روزانہ داغے جانے والے تمام ڈرونز میں ان کا حصہ 25 سے 50 فیصد تک ہو سکتا ہے۔ 'ان ڈرونز کے اہداف بھی مختلف نوعیت کے ہیں۔ زمینی علاقوں میں ریلوے انجنوں اور ٹرینوں کو باقاعدگی سے نشانہ بنایا جاتا ہے، جبکہ سمندر میں اناج لے جانے والے بحری جہاز ان کے اہداف میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کے گرڈ سے منسلک تنصیبات، گوداموں اور ہینگرز کو بھی نشانہ بنایا جاتا ہے۔ جیٹ انجن والے 'شاہد' ڈرونز نے کارخانوں، بنیادی ڈھانچے، بجلی اور توانائی پیدا کرنے والی تنصیبات اور فضائی اڈوں کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ روسی فوج یوکرین پر حملوں کے لیے جیٹ انجن سے چلنے والے مختلف ڈرونز استعمال کر رہی ہے۔ یہ تمام ڈرونز 'شاہد' ڈرونز کی ہی قسم اور خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ روس میں انھیں 'گران' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ مجموعی ساخت کے لحاظ سے 'گران-3' دوسرے ماڈلز کے مقابلے میں روایتی 'شاہد-136'، جسے روسی ورژن میں 'گران-ٹو' کہا جاتا ہے، سے زیادہ مشابہ ہے۔ اس ڈرون کا ڈیزائن ایرانی ماڈل 'شاہد-238' کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے، جسے سنہ 2023 میں متعارف کرایا گیا تھا۔ 'گران-تھری' ایک بغیر پائلٹ طیارہ ہے جس کی شکل تکونی اور اڑتے ہوئے پر جیسی ہے، جبکہ اس میں دم موجود نہیں۔ اس کی لمبائی تقریباً 5.3 میٹر اور چوڑائی تین میٹر ہے اور اس میں ٹربو جیٹ انجن نصب ہے۔ یوکرین کی ملٹری انٹیلیجنس سروس کے مطابق روس ان ڈرونز میں چینی ساختہ ٹیلی فلائی جے ٹی 80 انجن استعمال کرتا ہے، جو عام مارکیٹ میں دستیاب ہیں اور ہر انجن کی قیمت تقریباً 24 ہزار سے 30 ہزار ڈالر تک ہو سکتی ہے۔ یہ انجن گران-تھری کو 300 سے 350 کلومیٹر فی گھنٹہ تک کی رفتار سے پرواز کرنے کے قابل بناتا ہے۔ اس ڈرون کا زیادہ طاقتور ورژن 'گران-فور' کہلاتا ہے۔ یوکرینی انٹیلیجنس اداروں کے مطابق روس نے 'گران-فور' کو رواں سال مئی میں پہلی مرتبہ جنگی کارروائیوں میں استعمال کرنا شروع کیا۔

(بی بی سی اردو)

ورقِ تازہ

02 Sept. 2026

اداریہ

اے آئی اور روزگار کے مواقع

عالمی سطح پر ٹیکنالوجی کی دوڑ نے ایک نیا اور تیز ترین رخ اختیار کر لیا ہے۔ امریکہ بے پناہ سرمائے، جدید ترین کمپنیوں اور کمپیوٹنگ کی طاقت کے بل بوتے پر اس میدان میں سب سے آگے کھڑا ہے۔ چین نے حیران کن رفتار سے اپنی تکنیکی صلاحیتوں کو وسعت دی ہے، اور تائیوان سیمی کنڈکٹر کی فراہمی کا وہ عالمی مرکز بن چکا ہے جس پر اس پوری جدید ٹیکنالوجی کا انحصار ہے۔ ان عالمی طاقتوں کے سامنے ہندوستان فی الحال بنیادی ماڈلز کی تیاری میں کافی پیچھے دکھائی دیتا ہے۔ اس عالمی مسابقت کو دیکھ کر عموماً یہ تاثر قائم ہوتا ہے کہ ٹیکنالوجی کی یہ جنگ لڑی جا چکی ہے اور کچھ ممالک صرف غیر ملکی مشینوں کے خریدار بن کر رہ جائیں گے۔ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ ترقی پذیر ممالک کے پاس اس جدید ترین نظام میں کوئی فعال کردار باقی نہیں بچا۔ یہ ایک سطحی سوچ ہے جو اس پوری معاشی اور تکنیکی تبدیلی کے سب سے اہم حصے کو یکسر نظر انداز کر دیتی ہے۔ کوئی بھی خودکار نظام یا مشینی دماغ خود بخود سرورروں سے نکل کر حقیقی معیشت اور روزمرہ زندگی کا حصہ نہیں بن سکتا۔ مشینوں کی جانب سے فراہم کردہ معلومات اور نتائج کو حقیقی دنیا کے پیچیدہ حالات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ایک مضبوط انسانی ڈھانچے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مشینوں کو مقامی ضروریات کے مطابق ڈھالنے، ان کی غلطیوں کو سدھارنے اور غیر معمولی حالات میں ان کی رہنمائی کے لیے بڑے پیمانے پر انسانی مداخلت ناگزیر ہے۔ اس تکنیکی انقلاب کے نتیجے میں روزگار کی ایک بالکل نئی اور ان دیکھی پرت وجود میں آ رہی ہے۔ یہ وہ درمیانی خلیج ہے جو مشین کی پیدا کردہ معلومات اور حتمی صارف کے درمیان موجود ہے۔ ایک ارب سے زائد آبادی والے ملک میں، جہاں سماجی اور معاشی تنوع بے پناہ ہو، ان مشینوں کو درست اور محفوظ انداز میں چلانے کے لیے لاکھوں افراد پر مشتمل ایک نئی ورک فورس درکار ہوگی۔ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ ہر بڑی تکنیکی تبدیلی نے اپنے ساتھ روزگار کے نئے دروازے کھولے ہیں۔ گاڑیوں کی ایجاد نے مکینک اور سروسنگ کی ایک پوری صنعت کو جنم دیا، اسی طرح انٹرنیٹ کی آمد نے ایسے پیشے متعارف کرائے جن کا اس سے قبل کوئی وجود نہیں تھا۔ موجودہ مشینی انقلاب بھی بالکل اسی طرز پر ایک نئی معاشی سرگرمی پیدا کر رہا ہے، جس کا بنیادی کام مشین اور انسان کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کرنا ہے۔ اس کی عملی مثالیں روزمرہ معیشت کے ہر شعبے میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ایک بینک میں قرض کی منظوری کے لیے خودکار نظام چند سیکنڈ میں ہزاروں صفحات کا جائزہ لے سکتا ہے، لیکن اس کی دی گئی سفارشات کو حتمی شکل دینے کے لیے ایک انسانی دماغ کی ضرورت باقی رہے گی۔ اسپتالوں، فیکٹریوں، لاجسٹکس، انشورنس کمپنیوں اور سرکاری محکموں میں بھی مشینوں کے فیصلوں کو کسی مضحکہ خیز یا خطرناک غلطی سے بچانے کے لیے انسانی نگرانی لازمی ہوگی۔ زبانوں کے ترجمے اور معلومات کی جانچ پڑتال کے عمل کو ہی دیکھ لیا جائے۔ ایک مشین کسی بھی طویل گفتگو یا دستاویز کا فوری ترجمہ تو کر سکتی ہے، ساتھ ہی لاکھوں ریکارڈز میں سے نمونے تلاش کر سکتی ہے۔ اس عمل کے بعد اس بات کی تصدیق صرف ایک انسان ہی کر سکتا ہے کہ اس ترجمے میں اصل مفہوم اور ثقافتی نزاکتیں برقرار رہی ہیں یا نہیں۔

ان نئی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لیے اعلیٰ درجے کی کوڈنگ یا سافٹ ویئر انجینئرنگ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کے لیے متعلقہ شعبوں کا گہرا علم درکار ہوگا۔ زراعت، قانون، طب اور ریٹیل کے شعبوں کو سمجھنے والے افراد، جو زبان پر عبور اور قوتِ فیصلہ رکھتے ہوں، اس نئے نظام کا سب سے اہم حصہ بنیں گے۔ اس مقام پر ہندوستان کی موجودہ افرادی قوت اور اس کا وسیع تنوع ایک بہت بڑے معاشی اثاثے میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ ملک کو ہر بنیادی ماڈل خود تیار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اصل ہدف ان عالمی ماڈلز کو مقامی زبانوں جیسے ہندی، تمل، بنگالی، مراٹھی اور تیلگو میں موثر انداز سے استعمال کرنے کے قابل بنانا ہے۔ کیلیفورنیا یا شینزن کے کسی جدید ترین دفتر میں تیار کیا گیا نظام تکنیکی لحاظ سے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، مقامی ماحول میں اس کی کامیابی مشکوک رہتی ہے۔ اس نظام کو مقامی کاروباروں، ثقافتی حقائق اور زمینی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کا کام وہی افراد کر سکتے ہیں جو اس مٹی اور یہاں کے سماجی و معاشی ڈھانچے سے بخوبی واقف ہوں۔ اس نئی معاشی سرگرمی کا جغرافیائی پھیلاؤ بھی انتہائی وسیع ہوگا۔ یہ روزگار صرف بنگلورو یا حیدرآباد جیسے بڑے تکنیکی مراکز تک محدود نہیں رہے گا۔ ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی کی بدولت یہ خدمات چھوٹے قصبوں اور دور دراز کے شہروں تک پہنچیں گی، جس سے ملک کے طول و عرض میں معاشی ترقی کے نئے مراکز ابھر کر سامنے آئیں گے۔ اس تمام تر خوش کن منظرنامے کے ساتھ ایک سنگین خطرہ بھی جڑا ہوا ہے۔ اگر اس پوری مشینی معیشت میں کارکنوں کو چند روپے کے عوض صرف ٹائپنگ کی غلطیاں سدھارنے تک محدود کر دیا گیا، تو یہ ایک نیا ڈیجیٹل استحصال بن جائے گا۔ روزگار کے مواقع پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے معیار اور کارکنوں کی معاشی خوشحالی پر توجہ دینا انتہائی اہم ہے۔ معاشی منصوبہ بندی کا اصل ہدف صرف کام کے مواقع پیدا کرنا نہیں ہونا چاہیے۔ کارکنوں کو ایسی مہارتیں فراہم کرنی ہوں گی جن کی مدد سے وہ پیچیدہ نگرانی، تخصیص اور خصوصی شعبہ جاتی کاموں میں اپنی پیداواری صلاحیت کو مسلسل بڑھا سکیں۔ اسی صورت میں ایک بڑی آبادی واقعی ایک کارآمد معاشی قوت بن سکتی ہے۔ آنے والے دور کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تعلیمی اداروں اور کمپنیوں کو اپنی تربیت کے طریقوں پر نظرِ ثانی کرنی ہوگی۔ جن افراد کے روزگار مشینوں کی وجہ سے تبدیل ہو رہے ہیں، انہیں نئے دور کی مہارتوں سے لیس کرنا ہوگا۔ تعلیمی نظام کو اس خطوط پر استوار کرنا ہوگا کہ نئے فارغ التحصیل طلبہ ان جدید نظاموں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے اہل ہوں۔ مستقبل کی اس دوڑ میں کامیابی کا معیار صرف جدید ترین ٹیکنالوجی تیار کرنا نہیں ہے۔ اصل فاتح وہ ممالک ہوں گے جو مشینی ذہانت اور انسانی شعور کے درمیان ایک بہترین اور متوازن اشتراک قائم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ بہترین انسانی تربیت، درست پالیسیوں اور مضبوط عزم کے ساتھ ایک ایسی افرادی قوت تیار کی جا سکتی ہے جو پوری دنیا کی مشینوں کو درست سمت میں کام کرنا سکھا دے۔

تھانے سٹی ووشو مقابلے میں بھیونڈی کے کھلاڑیوں کی شاندار کامیابی، 14 تمغے حاصل کرکے تیسری پوزیشن پر قبضہ

تین طلائی تمغہ جیتنے والے کھلاڑیوں کا پونے میں ہونے والے ریاستی سطح کے مقابلے کے لیے انتخاب

بھیونڈی: یکم ستمبر (شارف انصاری):- تھانے میں منعقدہ پہلے تھانے سٹی ووشو ایسوسی ایشن مقابلے میں بھیونڈی کے کھلاڑیوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجموعی طور پر 14 تمغے حاصل کیے اور مقابلے میں تیسری پوزیشن حاصل کرکے شہر کا نام روشن کیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق 23 اگست 2026، بروز اتوار کو وینس سینئر سٹیزن ہال، منورما نگر روڈ، ڈھوکالی، تھانے ویسٹ میں تھانے سٹی ووشو ایسوسی ایشن کی جانب سے ووشو مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلے کا اہتمام ایسوسی ایشن کے سکریٹری کھاماج سر کی نگرانی اور رہنمائی میں کیا گیا۔ مقابلے میں Thunder Strike Combat Club Academy کے تقریباً 150 کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ بھیونڈی کے کھلاڑیوں نے مختلف مقابلوں میں اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے 3 طلائی، 5 نقرئی اور 6 کانسی کے تمغوں سمیت مجموعی طور پر 14 تمغے اپنے نام کیے۔ طلائی تمغہ حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں خان شمس اللہ، شیخ راشد اور شیخ محمد شامل ہیں، جبکہ نقرئی تمغہ حاصل کرنے والوں میں شیخ ابوذر، خان اریل، انصاری صادق، داؤد بہاؤالدین اور انصاری امان نے کامیابی حاصل کی۔ اسی طرح کانسی کا تمغہ حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں انصاری صوفی، انصاری احمد، شیخ ایان، ڈھکلے ویدانت اور سنگھ آیوش شامل ہیں۔ دستیاب معلومات کے مطابق کانسی کا تمغہ حاصل کرنے والے ایک کھلاڑی کا نام واضح طور پر دستیاب نہیں ہوسکا ہے۔ بھیونڈی ٹیم کے کھلاڑیوں کو کوچ شمس اللہ سر نے تربیت اور رہنمائی فراہم کی۔ کھلاڑیوں کی اس شاندار کامیابی پر ان کے والدین، کوچ اور کھیل سے وابستہ افراد نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی۔ اس مقابلے میں بھیونڈی کے لیے سب سے اہم کامیابی یہ رہی کہ طلائی تمغہ حاصل کرنے والے تینوں کھلاڑیوں کا انتخاب پونے میں ہونے والے ریاستی سطح کے مقابلے/ انتخابی مرحلے کے لیے کیا گیا ہے۔ تینوں کھلاڑیوں کے انتخاب کو بھیونڈی کے کھیل کے میدان میں ایک اہم کامیابی قرار دیا جارہا ہے۔ امید ظاہر کی جارہی ہے کہ یہ باصلاحیت کھلاڑی ریاستی سطح کے مقابلے میں بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھیونڈی کا نام مزید روشن کریں گے۔

میونسپل کارپوریشن ہیڈکوارٹر میں رکنِ اسمبلی کی پریس کانفرنس پر ہنگامہ، ”سرکاری دفتر یا سیاسی اسٹیج؟“

بھیونڈی: یکم ستمبر (شارف انصاری): بھیونڈی-نظام پور شہر میونسپل کارپوریشن کے ہیڈکوارٹر کا ڈپٹی میئر دفتر ایک پریس کانفرنس کے انعقاد کو لے کر سوالات کی زد میں آگیا ہے۔ 31 اگست 2026 کو بھیونڈی مشرق کے رکن اسمبلی رئیس قاسم شیخ کی جانب سے میونسپل کارپوریشن کی ٹیکس وصولی کے نظام اور شہری مسائل کے حوالے سے منعقدہ پریس کانفرنس کے خلاف سماجی کارکن پرمیشور سمپتراؤ امبھورے نے میونسپل کمشنر سے شکایت کی ہے۔ شکایت میں حکومتی ہدایات کی مبینہ خلاف ورزی کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے پورے معاملے کی غیر جانب دارانہ تحقیقات اور خلاف ورزی ثابت ہونے پر کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ شکایت کی نقول مہاراشٹر کے وزیرِ اعلیٰ، چیف سکریٹری اور محکمہ شہری ترقی کے پرنسپل سکریٹری کو بھی روانہ کی گئی ہیں، جس کے بعد معاملہ مقامی سطح سے نکل کر انتظامی جواب دہی کے دائرے میں پہنچ گیا ہے۔ شکایت کنندہ نے یہ سوال نہیں اٹھایا کہ رکن اسمبلی کو صحافیوں سے بات کرنے کا حق ہے یا نہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ ایک منتخب رکن اسمبلی کی پریس کانفرنس کے لیے میونسپل کارپوریشن کے سرکاری دفتر، وہ بھی ڈپٹی میئر کے سرکاری دفتر، کا استعمال کس اختیار اور کس اجازت کے تحت کیا گیا؟ اگر یہ پروگرام نجی یا سیاسی نوعیت کا تھا تو سرکاری دفتر فراہم کرنے کی بنیاد کیا تھی؟ اور اگر یہ میونسپل کارپوریشن سے متعلق سرکاری یا انتظامی معاملے پر گفتگو تھی تو اس کی اجازت کس مجاز افسر نے دی؟ یہی سوال اب میونسپل انتظامیہ کی کارکردگی پر بھی اٹھ رہے ہیں۔ پرمیشور امبھورے کی شکایت کے مطابق، پریس کانفرنس کے دوران میونسپل کارپوریشن کے ڈپٹی کمشنر (ٹیکس و تعلیم محکمہ) سمیت دیگر افسران بھی موجود تھے۔ شکایت میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ رکن اسمبلی نے اس دوران حکومت کے مختلف فیصلوں اور میونسپل جنرل باڈی کے فیصلوں کے خلاف اپنا موقف پیش کیا اور میونسپل کارپوریشن کے ٹیکس نظام کے حوالے سے شہریوں کے سامنے اپنی بات رکھی۔ اگر سرکاری افسران کسی منتخب نمائندے کی پریس کانفرنس میں سرکاری حیثیت سے موجود تھے تو سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ ان کی موجودگی کس حکم، اجازت یا سرکاری ہدایت کے تحت تھی؟ امبھورے نے اپنی شکایت میں مہاراشٹر حکومت کے جنرل ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کے 11 مارچ 2016 کے حکومتی سرکیولر کا حوالہ دیا ہے۔ شکایت کے مطابق اس سرکیولر میں اراکین پارلیمنٹ اور اراکین اسمبلی کی جانب سے افسران و ملازمین کے ساتھ میٹنگ اور ان کے ذاتی دوروں سے متعلق رہنما اصول طے کیے گئے ہیں۔ شکایت کنندہ کا الزام ہے کہ متعلقہ رہنما اصولوں کو نظر انداز کرتے ہوئے میونسپل کارپوریشن کے سینئر افسران اور ملازمین کو رکن اسمبلی سے متعلق ایسے پروگرام میں موجود رہنے دیا گیا۔ تاہم مذکورہ سرکیولر کا اصل دائرۂ کار اور اس واقعے پر اس کا براہِ راست اطلاق انتظامی تحقیقات اور اصل دستاویزات کی جانچ کے بعد ہی واضح ہوگا۔ اس لیے فی الحال شکایت میں عائد الزامات کو الزام اور تحقیقات کے مطالبے کے طور پر ہی دیکھا جانا چاہیے۔ شکایت میں یہ بھی الزام عائد کیا گیا ہے کہ پریس کانفرنس کے دوران میونسپل کارپوریشن کے ٹیکس نظام کے خلاف بیانات دیے گئے، جس سے ٹیکس دہندگان اور شہریوں میں انتظامیہ کے تئیں شکوک وشبہات اور بے اطمینانی پیدا ہونے کی صورتحال پیدا ہوسکتی ہے۔ شکایت کنندہ نے پریس کانفرنس کی ویڈیو ریکارڈنگ کے سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ پر نشر کیے جانے کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد معاملہ صرف ہاؤس ٹیکس اور واٹر ٹیکس تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ سوال بھی اہم ہوگیا ہے کہ میونسپل کارپوریشن کی سرکاری عمارت اور اس کے سرکاری دفاتر کو کس نوعیت کے عوامی یا سیاسی پروگرام کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ شکایت کنندہ نے میونسپل کمشنر سے 31 اگست کو پیش آنے والے پورے معاملے کی تحقیقات کرانے اور قواعد کی خلاف ورزی ثابت ہونے کی صورت میں متعلقہ افراد کے خلاف ضابطے کے مطابق کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اب میونسپل انتظامیہ سے چند بنیادی سوالات کے جواب متوقع ہیں: ڈپٹی میئر کے دفتر میں پریس کانفرنس کی اجازت کس نے دی؟ کیا اس کے لیے تحریری اجازت حاصل کی گئی تھی؟ کیا میونسپل کمشنر یا کسی مجاز افسر کی پیشگی اجازت موجود تھی؟ میونسپل کارپوریشن کے ڈپٹی کمشنر اور دیگر افسران کس حکم کے تحت وہاں موجود تھے؟ کیا میونسپل کارپوریشن کے سرکاری دفتر میں سیاسی یا ذاتی نوعیت کی پریس کانفرنس منعقد کرنے کی کوئی مقررہ ضابطہ یا انتظام موجود ہے؟ اگر ایسی اجازت دی جاسکتی ہے تو کیا یہی سہولت تمام منتخب عوامی نمائندوں کو یکساں طور پر فراہم کی جاتی ہے؟ ”عوام کا دفتر“ یا ”سیاسی اسٹیج“؟ میونسپل کارپوریشن کی عمارت عوام کے پیسوں سے چلنے والے سرکاری نظام کا حصہ ہے۔ اس لیے یہ سوال کسی ایک رکن اسمبلی یا کسی ایک سیاسی جماعت تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ سرکاری دفتر کا استعمال کس ضابطے کے تحت، کس مقصد کے لیے اور کس کی اجازت سے کیا گیا۔ اس کا واضح جواب ہی پورے تنازعے کی اصل حقیقت سامنے لاسکتا ہے۔ فی الحال گیند میونسپل کمشنر کے پالے میں ہے۔ شکایت میں عائد الزامات درست ہیں یا قواعد کی غلط تشریح کی گئی ہے، یہ تحقیقات کے بعد ہی واضح ہوگا۔ تاہم ڈپٹی میئر کے سرکاری دفتر میں منعقدہ اس پریس کانفرنس نے ایک بنیادی سوال ضرور کھڑا کردیا ہے کہ آخر میونسپل کارپوریشن ہیڈکوارٹر میں سرکاری دفتر کی حدود کہاں ختم ہوتی ہیں اور سیاسی اسٹیج کی شروعات کہاں سے ہوتی ہے؟ یہی سوال اس پورے تنازعے کا سب سے اہم پہلو بن گیا ہے۔

دریاپور ضلع امراوتی میں مکاتبِ دینیہ کے معلمین کا تشکیلی وتربیتی اجلاس

نئی نسل کے ایمان وعقیدہ کے تحفظ اور دینی تعلیم کے فروغ پر زور: علماء کرام کا اظہار خیال

دریاپور: 1 ستمبر 2026 (پریس ریلیز) بچوں کو قرآنِ کریم صحیح مخارج اور تجوید کے ساتھ پڑھانے، بچوں کی نفسیات: بچوں کی عمر، ذہنی استعداد اور مزاج کے مطابق تعلیم دینے، مشکل مسائل کو آسان زبان، مثالوں اور عملی طریقوں سے سمجھانے، نماز، سچائی، صفائی، ادب، والدین کی اطاعت اور حسنِ اخلاق کی عملی تربیت دینے، نماز کی پابندی، بچوں کو وضو، نماز اور مسنون دعائیں عملی طور پر سکھانے کے لئے پورے صوبہ مہاراشٹر میں حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کے مجوزہ ترتیب کے مطابق پروگرام منعقد کئے جارہے ہیں۔ اسی بابت کل گذشتہ دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام مسجد بلال، بارہ کھولی، دریاپور امراوتی میں مکاتبِ دینیہ کے معلمین، ائمہ مساجد، علماء کرام اور ذمہ داران کا ایک روزہ تشکیلی وتربیتی اجتماع بصدارت مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) منعقد ہوا، جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا، اجلاس میں دینی تعلیم کے فروغ، مکاتب کے استحکام اور نئی نسل کی دینی و اخلاقی تربیت کے حوالے سے اہم امور پر غوروخوض کیا گیا۔ مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی نے اپنے خطاب میں موجودہ حالات کے تناظر میں مکاتبِ دینیہ کی اہمیت وضرورت پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ نئی نسل کے ایمان، عقیدہ، دینی شعور اور اخلاق و کردار کی مضبوط بنیاد رکھنے کے لیے مکاتب دینیہ کا نظام انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے معلمین وائمہ مساجد پر زور دیا کہ وہ اپنے فرائض کو محض تدریس تک محدود نہ رکھیں بلکہ بچوں کی دینی، اخلاقی اور عملی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دیں۔ مفتی محمد روشن شاہ صاحب نے مکاتب کے نظام کو مزید موثر اور منظم بنانے کے لیے مختلف عملی پہلوؤں پر رہنمائی فرمائی۔ بالخصوص مستورات کے مکاتب، مکاتب بالغان، مساجد یا مکتب ہال میں بہتر تعلیمی نظام، اسکول ٹیوشن اور مثالی مساجد کے قیام وفعالیت کے سلسلے میں اہم تجاویز پیش کیں۔ انہوں نے اس بات کی ضرورت پر زور دیا کہ ہر مسجد اور ہر مکتب کو علاقے کے بچوں اور عوام کی دینی تربیت کا مضبوط مرکز بنایا جائے۔ اجلاس میں مولانا ریحان صاحب، صدر جمعیۃ علماء ضلع امراوتی، مولانا ذکی اللہ صاحب، صدر جمعیۃ علماء تحصیل دریاپور، اور مولانا صفوان صاحب، صدر دینی تعلیمی بورڈ تحصیل دریاپور بطورِ مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ دریاپور اور اطراف کے علاقوں سے علماء کرام، ائمہ مساجد، مکاتبِ دینیہ کے معلمین اور ذمہ داران نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور دینی تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ دور میں جب نئی نسل مختلف فکری، تہذیبی اور اخلاقی چیلنجز سے دوچار ہے، ایسے وقت میں مکاتب دینیہ کا مضبوط، منظم اور معیاری نظام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ معلمین مکاتب کو چاہیے کہ وہ اخلاص، محنت اور حکمت کے ساتھ بچوں کی تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دیں اور اپنے اپنے علاقوں میں دینی بیداری کا ماحول پیدا کریں، اجلاس کے اختتام پر شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مکاتب دینیہ کے نظام کو مزید فعال، منظم اور موثر بنایا جائے گا، تاکہ زیادہ سے زیادہ بچوں اور بچیوں تک بنیادی دینی تعلیم پہنچ سکے اور معاشرے کی نئی نسل ایمان، عقیدہ، علم، عمل اور حسنِ اخلاق سے آراستہ ہو۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء ضلع امروتی اور تعلقہ دریاپور کے عہدے داران و کاکنان سمیت علماء کرام، ائمہ مساجد اور معلمین مکاتب بڑی تعداد میں موجود تھے۔

مسلمانوں میں مال و دولت کا صحیح استعمال ملت مسلمہ کی خوشحالی کے لئے ضروری

غلام غوث، بنگلور۔ فون: 9980827221

جو عام شہری زیادہ معلومات رکھتا ہے، جس کا مطالعہ اور مشاہدہ زیادہ ہے، جو زیادہ سے زیادہ کتابیں اور اخبارات پڑھتے ہیں اور دن رات قومی اور ملی مسائل پر غور کرتے رہتے ہیں وہ اگر حکمران وقت کے لئے کوئی مشورے دیتے ہیں تو کچھ لوگ ان کا یہ کہہ کر مذاق اڑاتے ہیں کہ اس کی ہمت تو دیکھو کہ وہ ان حکمرانوں کو مشورے دینے کی کوشش کررہا ہے جو اقتدار میں ہیں اور جانتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو کیا ہٹلر، مسولینی، صدام حسین، حسنی مبارک، اور معمر قدافی وغیرہ کو ان کی کمزوریوں پر تنقید کرنے والے اور صحیح مشورے دینے والے عام انسان غلط تھے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی انسان اقتدار میں رہتا ہے تب وہ اپنے آپ کو بہت ہی عقلمند سمجھنے لگتا ہے اور ہر کسی کی نصیحت اور مشورے کو نظر انداز کردیتا ہے۔ یہی وہ غلطی ہے جس کے سبب ایسے حکمران نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہی سب کچھ آج بھی ہورہا ہے اور اسی لئے جھگڑے بھی ہورہے ہیں۔ اگر کسی کے پاس کروڑوں کی دولت ہے تو کیا وہ دن میں دس مرتبہ مرغن غذائیں کھاتا ہے اور ہر گھنٹہ کپڑے بدلتا ہے اور کیا وہ آرام اور چین سے رہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آرام اور چین کی زندگی ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جنمیں قناعت ہے اور جو مال و دولت کے پیچھے اندھا دھند نہیں دوڑتے۔ موت تو ہر کسی کو آنی ہے اور کوئی اپنی دولت اپنے ساتھ لے کر قبر میں نہیں جاتا۔ صرف اس کے عمل اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ یہ سب جانتے بوجھتے بھی کئی لوگ دولت کمانے کے لئے اندھا دھند دن رات دوڑتے رہتے ہیں۔ یہ ہے ہر دور کی حقیقت۔ ان میں وہ لوگ زیادہ لگتے ہیں جو حج پر حج اور عمرے پر عمرہ کرتے ہیں اور دن رات اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ زیادہ تر یہی وہ لوگ ہیں جو اوقاف کی جائدادوں کا غیر قانونی طور پر فائدہ اٹھارہے ہیں۔ اگر کسی کو اس میں شک ہے تو وہ اوقافی جائدادوں پر قابض لوگوں کو آزمالیں۔ دن رات سنتوں پر چلنے کی باتیں کرنے والوں کی اکثریت کا رہن سہن دیکھ لیجیے تو ہر کسی کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ کتنے سچے ہیں۔ مذہبی خطبے دینا اور تقریریں کرنا اور بات ہے مگر خود اس پر چلنا مشکل ہے۔ آج ملت مسلمہ کی بھلائی اور ترقی کے لئے مال کا خرچ کرنا اور اس کی خدمت کے لے وقت نکالنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں لگ رہی ہے۔ آپ ان علاقوں کی طرف دیکھ لیجیے جہاں اعلی تعلیم یافتہ اور مالدار اشخاص ہیں تو آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ کتنے مخلص ہیں اور ان میں قوم کے لئے کتنی تڑپ ہے۔ اللہ جب کسی قوم کو سزا دینا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اس قوم کے خوشحال اور مالدار لوگوں کے ذہنوں پر پردا ڈال دیتا ہے اور انہیں غیر ضروری کاموں میں لگا کر ان کی صلاحیتوں کو بیکار کردیتا ہے۔ آج دیکھیے تو ہمارے تمام روپیے شاندار شادیوں پر، غیر ضروری عمارتیں بنانے پر، بڑی بڑی شاندار عبادت گاہیں بنانے پر، شعروشاعری، ناچ گانوں پر قصے کہانیوں پر اور فضول خرچی پر خرچ ہورہے ہیں۔ قرآن کی روشنی میں اگر غور کرو تو شاید سمجھ میں آجائے گا کہ یہ خوشحال لوگوں کی گمراہی نہیں تو اور کیا ہے۔ قوم کی بھلائی اور ترقی کے لئے وقت دینا اور مالی مدد کرنا ہماری اکثریت بھلا چکی سی لگتی ہے۔ شاید یہی سبب ہے کہ ہم ہر میدان میں کمزور ہیں اور دوسروں کی نظروں میں گررہے ہیں۔ آجکل ایسے مذہبی لوگوں کی اکثریت ہوگئی ہے جو اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ وہ اخبار نہیں پڑھتے اور نہ ہی دوسروں کی لکھی ہوی کتابیں مگر خود کو ہر مسلہ کے حکیم سمجھتے ہیں اور دوسروں کو بیوقوف سمجھتے ہیں۔ دراصل یہی وہ لوگ ہیں جو قوم کو سالوں سال پیچھے لے جارہے ہیں مجھے ایک مذہبی حلیے والے کچھ لوگوں کی محفل میں جانے کا اتفاق ہوا جہاں اسکولوں میں بچوں کے تعلیمی معیار کو اچھا بنانے کے مسلہ پر بات ہورہی تھی۔ مجھے تعجب اس بات پر ہوا کہ وہاں ایک بھی ماہر تعلیم اور اخباربین نظر نہیں آیا مگر ہر کوئی مشورے دے رہا تھا۔ کسی نے یہ بتانے کی کوشش نہیں کی کہ بچے اسکول کیوں چھوڑ رہے ہیں اور ان کا تعلیمی معیار کیوں کم ہے اور اسے سدھارنے کے لئے کیا کرنا ہے۔ یہ بھی کسی نے نہیں کہا کہ وہ سرکاری اسکولوں کی بات کررہے ہیں یا پرویٹ اسکولوں کی۔ ایسا لگا جیسے کسی کے پاس دولت آگئی تو وہ دنیا کا عقلمند ترین شخص بن گیا ہو۔ آجکل شاندار اور عالیشان مساجد بنانے کا رجحان بڑھتا نظر آرہا ہے جبکہ ہماری اسکولوں اور اسپتالوں کا حال خستہ ہے، مسجد سے قریب مسجد تو بن رہی ہے مگر مسلم اکثریت ہونے کے باوجود نمازی دو یا تین ہی صف ہو رہے ہیں۔ اب ہمیں سوچنا ہے کہ اس دنیا میں ہماری ترقی ا اور کامیابی کے لئے ہمارے لئے کیا بہتر ہے۔ آج بھی اگر ہمیں ہماری ان کمزوریوں کا احساس ہوگیا اور ہم ان سے اوپر اٹھنا چاہیں تو ہمارے لئے کئی راستے کھلے ہوے ہیں۔ اگر ہم نے اپنا وقت اور مال ملک میں تعلیم وتربیت کے لئے، صحت وتندرستی کے کاموں میں، عدالتی نظام میں اصلاحات لانے، الیکٹورل نظام میں اصلاحات لانے، اور ایسے ہی دیگر کاموں پر خرچ کرنے لگیں تو نہ صرف مسلمانوں کا بھلا ہوگا بلکہ ملک کی تمام عوام کا بھلا ہوگا۔ اگر ان اصلاحات پر ہم مسلمانوں نے شروعات کی اور انہیں ایک تحریک بنادیا تو یقیناً باقی تمام عوام ہمارا ساتھ دیں گے اور ہر طرف اچھائی اور سہولتیں چھاجائیں گی۔ مسلمانوں کو ان تحریکوں کے محرک اور بانی مانا جائے گا اور ہمیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ ایسے کام ہمارے ڈاکٹرس، اڈوکیٹس، علمائے کرام، ہمارے رٹائرڈ حضرات اور سوشل ورکرس شروع کرسکتے ہیں۔ کاش کہ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے اور ہماری معلومات میں اضافہ کرے۔

وحدت اسلامی ہند، تباہ کن سیلاب سے متاثرہ نیپال کے عوام کے ساتھ اپنی گہری ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کرتی ہے: امیر وحدتِ اسلامی ہند محمد ضیاء الدین صدیقی

جالنہ یکم ستمبر 2026 (لیاقت علی خان یاسر جالنوی ضلع نامہ نگار جالنہ): وحدت اسلامی ہند، تباہ کن سیلاب سے متاثرہ نیپال کے عوام کے ساتھ اپنی گہری ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کرتی ہے، جس میں جانی نقصان، اور مکانات و ذریعہ معاش کی تباہی کے باعث متاثرہ لوگوں کو بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ اس صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے امیر وحدتِ اسلامی ہند محمد ضیاء الدین صدیقی نے کہا کہ ”نیپال ہمارا پڑوسی ہے؛ سانحے کی اس گھڑی میں، ہم محض تماشائی نہیں رہ سکتے۔ ہماری دعاؤں کے ساتھ بامعنی خدمت اور مدد ہونی چاہیے۔“ وحدتِ اسلامی ہند ان خاندانوں کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے جنہوں نے اپنے پیاروں کو کھو دیا ہے اور متاثرہ افراد کی حفاظت اور فلاح وبہبود کے لئے دعاگو ہے۔ ہم بچوں، بوڑھوں، خواتین اور کمزور خاندانوں کے تئیں خاص طور پر فکرمندی کا اظہار کرتے ہیں جنہیں خوراک، صاف پانی، رہائش، ادویات اور دیگر ضروری ضروریات کی فوری کمی کا سامنا ہے۔ امیر وحدتِ اسلامی ہند، محمد ضیاء الدین صدیقی نے کہا کہ انسان کے ذریعے قدرتی وسائل کے بے تحاشہ استحصال اور آلودگی کے سبب خشکی وتری کے ماحولیاتی توازن میں فساد و بگاڑ پیدا ہوگیا ہے۔ نتیجتاً قدرتی آفات کے واقعات پیش آتے ہیں اور بڑے پیمانے پر انسانی آبادیاں ہلاکت وتباہی کا شکار ہوتی ہیں۔ یہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ جس کی جانب خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ امیر وحدتِ اسلامی ہند نے اپنے اراکین اور خیر خواہوں، اور ہندوستان بھر کے عام لوگوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ آگے آئیں اور نیپال کے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے لیے امداد اور بحالی کی کوششوں میں دل کھول کر مدد کریں۔ عطیات حکومت ہند/ نیپال کے سرکاری امدادی میکانزم کے ذریعے کیے جاسکتے ہیں، بشمول وزیر اعظم ریلیف فنڈ یا آفیشل ڈیزاسٹر ریلیف چینلز وغیرہ کے ذریعے امداد پہنچانے کی کوشش کریں۔ اس طرح کا ایک صحافتی مکتوب ڈاکٹر ایم انیس احمد معتمد عمومی وحدتِ اسلامی ہند نے جاری کیا ہے۔

کرن چودھری امراوتی ڈویژن اساتذہ حلقۂ انتخاب سے امیدوار نامزد

اکولہ: یکم ستمبر (راست): کارنجہ لاڈ کے کنہیا ریزورٹ میں منعقدہ میسٹا تنظیم کی ریاستی عاملہ کے اجلاس میں امراوتی ڈویژن اساتذہ حلقۂ انتخاب (ودھان پریشد) کے لیے تنظیم کے ڈویژنل ورکنگ صدر اور میسٹا ٹیچرز آرگنائزیشن کے وِدربھ صدر کرن ارجن راؤ چودھری کے نام کا متفقہ طور پر امیدوار کے طور پر اعلان کیا گیا۔ 30 اگست کو میسٹا تنظیم کی جانب سے کنہیا ریزورٹ میں ایک عظیم الشان اساتذہ میلہ تنظیم کے بانی صدر ڈاکٹر سنجے تاے ڈے پاٹل کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں ریاستی، ڈویژنل اور ضلعی عہدیداران نے نمایاں شرکت کی۔ اساتذہ میلے کے بعد ریاستی عاملہ، ڈویژنل عاملہ اور امراوتی ڈویژن کے پانچوں اضلاع کے عہدیداران کی مشترکہ نشست منعقد ہوئی، جس میں امیدوار کے انتخاب پر تفصیلی غوروخوض کیا گیا۔ اجلاس میں بانی صدر ڈاکٹر سنجے تاڈے پاٹل، ریاستی صدر ڈاکٹر نامدیو راؤ دلوی، ریاستی نائب صدر ابھیجیت دیشمکھ، ریاستی سیکریٹری ونود کلکرنی، ریاستی مشیر ایڈوکیٹ پروشوتم جگر، ریاستی تنظیم کار انیل اسلکر، شری کرشن گورڈے، منیش ہانڈے، وشواجیت چوہان، وِدربھ صدر سنتوش گڈیکر، ڈویژنل صدر سندیپ گاونڈے، رام کرشن گنگجر، سبھاش کوسلگے، مدن جدّیوار، ضلعی صدر پروفیسر راجیش دیونالے، سبھاش بورکر، پرشانت لانڈے، صاحب راؤ بھرنے، وشال پوار، شری کانت چوپڑے، آتمارام چوہان، ضلع نائب صدر ڈاکٹر زبیر ندیم اور بالاپور تعلقہ صدر ببلو دیشمکھ سمیت تمام عہدیداران موجود تھے۔ متفقہ فیصلے کے تحت گووند پبلک اسکول، کارنجہ لاڈ کے استاد، میسٹا کے امراوتی ڈویژنل ورکنگ صدر اور وِدربھ صدر کرن شیلاتائی ارجن راؤ چودھری کو امراوتی ڈویژن اساتذہ حلقۂ انتخاب سے ودھان پریشد کے لیے تنظیم کا سرکاری امیدوار نامزد کیا گیا۔ اس کا باضابطہ اعلان بانی صدر ڈاکٹر سنجے تاڈے پاٹل نے پریس کانفرنس میں کیا۔ میسٹا تنظیم آئندہ امراوتی ڈویژن اساتذہ حلقۂ انتخاب میں اپنا امیدوار میدان میں اتار رہی ہے۔ اساتذہ کے مسائل کے لیے مسلسل سرگرم اور جدوجہد کرنے والی شخصیت کرن چودھری کو امیدوار بنائے جانے پر اساتذہ ووٹروں میں خوشی اور جوش وخروش کا ماحول پایا جارہا ہے، اور انہیں ہر طبقے کے اساتذہ کی بھرپور حمایت وتعاون حاصل ہورہا ہے۔

بھساول کے ماہرین کی بڑی سائنسی کامیابی، مصنوعی ذہانت پر مبنی تقرری وصلاحیتوں کے انتظام کی ڈیوائس کا برطانوی پیٹنٹ شائع

جلگاؤں: یکم ستمبر (عقیل خان بیاولی): جدید سائنس وٹیکنالوجی کے میدان میں ہندوستانی محققین کی بڑھتی ہوئی علمی وتحقیقی صلاحیتوں کا ایک اور روشن مظاہرہ نظر آرہا ہے۔ بھوساول سے تعلق رکھنے والے پروفیسر ڈاکٹر بھوپندر ناتھ گپتا، پروفیسر ڈاکٹر صادق شیخ اور ڈاکٹر صفینہ شیخ کی مشترکہ تحقیقی کاوش سے تیار کردہ ”مصنوعی ذہانت پر مبنی تقرری اور صلاحیتوں کے انتظام کے لیے کمپیوٹر ڈیوائس“ کا ڈیزائن پیٹنٹ برطانیہ کے پیٹنٹ محکمہ کی جانب سے کامیابی کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) پر مبنی یہ اختراعی کمپیوٹر ڈیوائس انسانی وسائل کے انتظام، کاروباری انتظام اور ادارہ جاتی ترقی کے شعبوں میں ایک اہم تکنیکی پیش رفت ثابت ہوسکتی ہے۔ اس ٹیکنالوجی کے ذریعے اداروں کو اپنی مخصوص ضروریات کے مطابق برموضوں اور باصلاحیت افراد کی شناخت، امیدواروں کی صلاحیتوں کا تجزیہ، ان کے جائزے اور مناسب امیدوار کے انتخاب میں مدد حاصل ہو سکے گی۔ موجودہ دور میں اداروں کے لیے درست صلاحیت رکھنے والے افراد کی تلاش اور انتخاب ایک اہم چیلنج ہے۔ مذکورہ مصنوعی ذہانت پر مبنی نظام اس عمل کو زیادہ منظم، سائنسی، تیز رفتار اور موثر بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے ذریعے امیدواروں کی اہلیت اور مہارتوں کو ادارے کی ضروریات کے ساتھ مربوط انداز میں پرکھنے میں مدد مل سکتی ہے، جس سے تقرری کے عمل میں وقت، انسانی محنت اور وسائل کی بچت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق مصنوعی ذہانت کا استعمال اب محض کمپیوٹر اور سافٹ ویئر تک محدود نہیں رہا بلکہ تعلیم، صنعت، کاروبار، صحت انتظامی امور اور انسانی وسائل سمیت زندگی کے مختلف شعبوں میں اس کے نئے امکانات سامنے آرہے ہیں۔ ایسے میں تقرری اور ٹیلنٹ مینجمنٹ جیسے اہم شعبے کے لیے مصنوعی ذہانت پر مبنی ٹیکنالوجی کی تیاری جدید تحقیق اور اختراعی فکر کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ کامیابی نہ صرف مذکورہ محققین کی علمی وتحقیقی صلاحیتوں کا اعتراف ہے بلکہ بھوساول شہر، جلگاؤں ضلع اور ملک کے لیے بھی باعثِ فخر ہے۔ ایک نسبتاً مقامی شہر سے وابستہ ماہرین کا عالمی سطح کے پیٹنٹ نظام میں اپنی اختراع کو متعارف کرانا اس امر کی عکاسی کرتا ہے کہ ہندوستان کے چھوٹے شہروں میں بھی جدید سائنس، ٹیکنالوجی، تحقیق اور اختراع کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔ علمی، سائنسی اور تحقیقی حلقوں نے پروفیسر ڈاکٹر بھوپندر ناتھ گپتا، پروفیسر ڈاکٹر صادق شیخ اور ڈاکٹر صفینہ شیخ کو اس اہم کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ ان کی یہ تحقیقی کاوش مصنوعی ذہانت کے میدان میں مزید اختراعات کی راہ ہموار کرے گی اور نوجوان محققین کو جدید سائنس وٹیکنالوجی میں تحقیق کے لیے تحریک فراہم کرے گی۔

چارشعراء منہلی کے سرکاری اردو اسکول میں جمع

بیدر: (راست) آج اردو کے چارشعراء بیدر، ہمنا آباد اور یاقت پور سے منہلی کے سرکاری اردو لوور پرائمری اسکول کی ایک تقریب میں جمع تھے۔ یہ تقریب یاران ادب بیدر اور عائشہ جیوتی سوسائٹی کی جانب سے سرکاری اسکول کے طلبہ میں ٹوان ون کاپیوں کی تقسیم سے متعلق تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے چارشعراء کے جمع ہونے سے محفل مشاعرہ جیسی چیز ہوگئی۔ ہمنا آباد سے تشریف لائے شاعر جناب جاوید احمد نقیبؔ نے نعت شریف پیش کی۔ جس کو ننھے ننھے طلبہ نے بھی پسند کیا اور شعراء کے علاوہ ٹیچرس نے بھی پسند کیا۔ اسی طرح لوور پرائمری کے طلبہ کی عمر کو دیکھتے ہوئے میرؔ بیدری نے انھیں اپنی نظم ”کدو“ سنائی۔ جسے سن کر طلبہ کافی مسرور نظر آئے۔ بعدازاں یاقت پور سے تعلق رکھنے والے عالم دین مولانا عمر فاروق عمرؔ رشادی نے اپنی مزاحیہ شاعری پیش کی۔ خشکہ کی جگہ بریانی والا شعر ننھے طلبہ نے کافی پسند کیا اور جب عائشہ جیوتی سوسائٹی کے ذمہ دار جناب اسد سلیم نے طلبہ سے اپنی پسند کی ڈش پوچھی تو ایک طالبہ نے بڑی آواز میں جواب دیا ”بریانی“۔ نوجوان اور دین پسند شاعر جناب حیدر علی شاکر (ای سی او برائے دفتر BEO بیدر) نے ماں سے متعلق کلام پیش کرکے طلبہ کو ماں سے محبت کرنے کا پیغام دیا۔ بی ایل او جناب محمد مظفر الدین (عقیل)، انچارج صدر معلمہ بشریٰ بیگم، کنڑا اسکول انچارج آشارانی، اور دیگر ٹیچرس وغیرہ موجود تھے۔

ریلیز کی تاریخ کا اعلان! رشمیکا منڈنا کا بڑے بجٹ کا ایکشن ڈرامہ "مائسا" 27 نومبر 2026 کو سینما گھروں کی زینت بنے گا!

ممبئی: یکم ستمبر (ایم ملک) ”مائسا“ کو ہندوستان کی پہلی خواتین کی زیر قیادت، پین انڈیا فلموں میں سے ایک کہا جارہا ہے، جس میں رشمیکا کو اس کے اب تک کے سب سے شدید اوتار میں دکھایا گیا ہے۔ میکرز کے ذریعہ جاری کیے گئے کئی پوسٹروں میں اس کی جھلک پہلے ہی سامعین کی محبت حاصل کرچکی ہے اور فلم کے ارد گرد جوش میں مزید اضافہ کرچکی ہے! "مائسا" تیزی سے 2026 کی سب سے زیادہ زیر بحث فلموں میں سے ایک بنتی جارہی ہے، جس میں پین انڈیا کی سنسنی رشمیکا منڈنا مرکزی کردار میں ہیں۔ اپنی استعداد، شاندار سکرین کی موجودگی، اور ہر کردار میں گہرائی لانے کی صلاحیت کے لیے مشہور، رشمیکا نے مسلسل اپنی پرفارمنس سے سامعین کے دل جیت لیے ہیں۔ 'مائسا' کے ساتھ، اداکارہ ایک بولڈ اور طاقتور اوتار میں نظر آئیں گی، جو انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے انداز میں پیش کرے گی اور ان کی آن اسکرین امیج کو بھی ایک نئی جہت دے گی۔ فلم کے ارد گرد بڑھتے ہوئے جوش وخروش کے درمیان اس کی ریلیز کی تاریخ کا بھی اعلان کردیا گیا ہے۔ 27 نومبر 2026 کو ریلیز ہونے والی یہ فلم رشمیکا کو ایک طاقتور ایکشن اوتار میں پیش کرے گی۔ پہلی بار اتنا شدید کردار ادا کرتے ہوئے، وہ ان پہلی اداکاراؤں میں شامل ہوں گی جنہوں نے اتنے بڑے، پورے ہندوستانی پیمانے پر اتنے طاقتور کردار کو پیش کیا ہے۔ انفارمولا فلمز کی طرف سے پروڈیوس اور رویندر پلے کی ہدایت کاری میں بننے والی 'مائسا' ایک جذباتی ایکشن تھرلر فلم ہے جو قبائلی علاقوں کے پس منظر میں بنائی گئی ہے۔ فلم میں شاندار انداز، ایک دلکش کہانی، اور رشمیکا کی یادگار کارکردگی پیش کی گئی ہے۔

حدگاؤں میں گھر میں چوری کے معاملے کا
فرار ملزم گرفتار، ایک لاکھ 13 ہزار کا مالِ مسروقہ ضبط

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ضلع میں گھر پھوڑنے اور چوری کی وارداتوں میں ملوث فرار اور مشتبہ ملزمان کے خلاف کارروائی کے سلسلے میں ناندیڑ لوکل کرائم برانچ نے اہم کارروائی کرتے ہوئے حدگاؤں کے ایک فرار ملزم کو گرفتار کرلیا۔ ملزم کے قبضے سے نقد رقم اور موبائل ٹیب سمیت مجموعی طور پر 1 لاکھ 13 ہزار 500 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر لوکل کرائم برانچ کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر گووند کھیرے اور ان کی ٹیم ضلع میں گھر پھوڑنے اور چوری کے مقدمات میں فرار ملزمان کی تلاش کر رہی تھی۔ اسی دوران پولیس کو خفیہ اطلاع ملی کہ حدگاؤں پولیس اسٹیشن کے مقدمہ نمبر 205/2026 میں مطلوب فرار ملزم شاہ رخ عرف رحیم شیخ ابوبکر صدیقی، ساکن حدگاؤں، ناندیڑ کے ہنگولی گیٹ برج کے نیچے آنے والا ہے۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے دو پنچوں کی موجودگی میں ہنگولی گیٹ برج کے نیچے جانے والی سڑک پر جال بچھایا۔ کچھ دیر بعد ایک شخص ہنگولی گیٹ کی جانب آتا ہوا نظر آیا۔ پولیس نے اسے روک کر نام اور پتہ دریافت کیا تو اس نے اپنا نام شیخ شاہ رخ عرف رحیم شیخ ابوبکر صدیقی، عمر 29 سال، ساکن آزاد چوک، حدگاؤں بتایا۔ اسے حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی گئی۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے اپنے دوست آرین ارون کوری، عمر 21 سال، ساکن مدھیہ پردیش، جو اس معاملے میں پہلے ہی گرفتار کیا جاچکا ہے، کے ساتھ حدگاؤں میں چوری کرنے کا اعتراف کیا۔ پنچوں کی موجودگی میں ملزم کی تلاشی لینے پر اس کے قبضے سے 98 ہزار 500 روپے نقد اور ریڈمی کمپنی کا ایک موبائل ٹیب، جس کی اندازاً قیمت 15 ہزار روپے ہے، برآمد ہوا۔ پولیس نے مجموعی طور پر 1 لاکھ 13 ہزار 500 روپے مالیت کا مالِ مسروقہ ضبط کرلیا۔ تحقیقات کے دوران ملزم کی جانب سے دی گئی معلومات کی بنیاد پر حدگاؤں پولیس اسٹیشن کی حدود میں گھر پھوڑنے اور چوری کے مزید واقعات میں اس کی ملوث ہونے کی بات سامنے آئی ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم ان پانچ مقدمات میں فرار تھا:

1. مقدمہ نمبر 182/20262. مقدمہ نمبر 205/20263. مقدمہ نمبر 206/2026
4. مقدمہ نمبر 208/20265. مقدمہ نمبر 221/2026

تمام مقدمات بی این ایس کی متعلقہ دفعات کے تحت درج ہیں۔

گرفتار ملزم شاہ رخ عرف رحیم شیخ ابوبکر صدیقی کو مزید قانونی کارروائی کے لیے حدگاؤں پولیس اسٹیشن کے حوالے کردیا گیا ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ کارروائی ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کے احکامات پر ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گروکی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے کی قیادت میں اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر گووند کھیرے اور لوکل کرائم برانچ کی ٹیم نے کامیابی سے انجام دی۔ ٹیم میں پولیس اہلکار وکی کالرا، راج کمار ڈونگرے اور لا متورے شامل تھے۔

ناندیڑ کلکٹر دفتر میں پیر کو لوک شاہی دن

ناندیڑ، یکم ستمبر: محکمہ جنرل ایڈمنسٹریشن کے حکومتی سرکلر کے مطابق عام شہریوں کی شکایات اور مسائل کا فوری اور منصفانہ حل فراہم کرنے کے مقصد سے ناندیڑ کلکٹر دفتر میں ہر ماہ کے پہلے پیر کو 'لوک شاہی دن' کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں پیر، 7 ستمبر 2026 کو دوپہر ایک بجے سے 3 بجے تک پلاننگ بھون، کلکٹر دفتر احاطہ، ناندیڑ میں لوک شاہی دن منعقد ہوگا۔ اس موقع پر ریونیو محکمہ، ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ، ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو افسر، آبپاشی محکمہ، تعمیرات عامہ محکمہ، محکمہ ٹرانسپورٹ، محکمہ تعاون، محکمہ زراعت، پانی کی فراہمی کے کوآرڈینیشن افسر سمیت مختلف ضلعی سطح کے اہم افسران اور ان کے دفاتر میں زیر التوا معاملات سے متعلق افسران موجود رہیں گے۔ لوک شاہی دن کے موقع پر شہریوں کی درخواستوں اور عرضداشتوں کی رجسٹریشن دوپہر 12 بجے سے شروع ہوگی۔ اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں اور عرضداشتوں کی سماعت کا عمل شروع کیا جائے گا۔

اعلانِ عام

تمام عوام کو اس اعلانِ عام کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے کہ میرے موکل ابوسعید ولد مسعود چاؤس، ساکن عرب گلی، دربار مسجد کے قریب، ناندیڑ کی جانب سے فراہم کردہ معلومات اور حاصل شدہ اختیار کے تحت یہ اعلانِ عام شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کہ میرے موکل اور انہیں مختار نامہ دینے والے افراد، افسر ولد مسعود چاؤس، خالد ولد مسعود چاؤس، فیصل ولد مسعود چاؤس اور رضوانہ بیگم زوجہ رؤف خان، تمام ساکنان عرب گلی، دربار مسجد کے قریب، ناندیڑ، کی زمین سروے نمبر 17/3، واقع موضع برہمن پوری، تعلقہ و ضلع ناندیڑ، رقبہ 3 ایکڑ 31 گنٹھے، میں قانونی حصہ داری ہے۔

یہ کہ مذکورہ جائیداد کے سلسلے میں ناندیڑ کی ضلعی عدالت میں غوثیہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمٰن اور فاطمہ بیگم زوجہ مرزا عبدالرحمٰن بیگ کے درمیان تنازع زیرِ سماعت ہے۔ مذکورہ آر۔سی۔اے نمبر 193/2015 دیوانی اپیل میں میرے موکلین نے انہیں فریق بنائے جانے کے لیے درخواست داخل کی تھی۔ مذکورہ درخواست پر صادر حکم کے خلاف میرے موکلین معزز ہائی کورٹ، ممبئی بینچ، چھترپتی سمبھاجی نگر میں چیلنج کرنے والے ہیں۔ یہ کہ میرے موکلین کو معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ غوثیہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمٰن اور فاطمہ بیگم زوجہ مرزا عبدالرحمٰن بیگ، ہم شریک حصص داروں کو ہمارا حصہ نہ ملنے دینے اور ہمارے قانونی حقوق کو نظرانداز کرنے کی غرض سے مذکورہ زمین کو غیر قانونی طور پر کسی تیسرے شخص کے حق میں منتقل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ زمین میرے موکل فیصل ولد مسعود چاؤس کے قبضے اور استعمال میں ہے۔ اس کے باوجود مذکورہ افراد زمین پر آکر تیسرے فریق کے افراد کو زمین منتقل کرنے کے مقصد سے زمین دکھا رہے ہیں اور تنازع پیدا کر رہے ہیں۔ لہٰذا تمام عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ افراد کے ساتھ مذکورہ زمین کے سلسلے میں کسی بھی قسم کا لین دین یا معاملہ نہ کریں۔ اگر کوئی شخص ایسا معاملہ کرتا ہے تو مذکورہ زمین میں اس کا کوئی حق قائم نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ ان کی جانب سے کیا جانے والا کوئی بھی غیر قانونی لین دین میرے موکلین پر لازم یا قابلِ قبول نہیں ہوگا، اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ مذکورہ اطلاع عوام کے علم میں لانے کے لیے یہ اعلانِ عام شائع کیا جا رہا ہے۔

فریق: ابوسعید ولد مسعود چاؤس۔
ساکن عرب گلی، دربار مسجد کے قریب
ناندیڑ موبائل نمبر: 9028910690
المشتہر: ایڈووکیٹ شری پاد دلیپ مناتھکر
ناندیڑ۔ موبائل نمبر: 9422416627

نابالغ لڑکی پر جنسی زیادتی کے سنگین معاملے میں
ایڈیشنل سیشن عدالت نے ملزم کو 10 سال کی سزائے بامشقت سنائی

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) مُدکھیڑ پولیس تھانے میں درج نابالغ لڑکی پر جنسی زیادتی کے سنگین معاملے میں ناندیڑ کی ایڈیشنل سیشن عدالت نے ملزم کو قصوروار قرار دیتے ہوئے 10 سال کی سزائے با مشقت سنائی ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج - 1 ناندیڑ، بالاجی چودھری نے ملزم رام کِسن اناپواڑ کو تعزیراتِ ہند کی مختلف دفعات کے تحت قصوروار قرار دیا۔ مُدکھیڑ پولیس تھانے کی حدود میں نابالغ لڑکی کے ساتھ سنگین واقعہ پیش آنے کی شکایت موصول ہونے کے بعد مُدکھیڑ پولیس اسٹیشن میں گناہ نمبر 31/2024 درج کیا گیا تھا۔ معاملے میں تعزیراتِ ہند کی دفعات 376(2)، 341، 452 اور POCSO ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ پولیس نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے تفتیش شروع کی اور ضروری شواہد جمع کر کے عدالت میں چارج شیٹ داخل کی۔ اس معاملے کی تفتیش خاتون اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر کمل شندے، مُدکھیڑ پولیس اسٹیشن نے کی۔ تفتیش کے دوران جائے وقوعہ کا پنچنامہ، ضبطی پنچنامہ، FSL جانچ، چشم دید گواہوں کے بیانات، طبی رپورٹ اور دیگر ضروری شواہد جمع کیے گئے اور مقررہ مدت میں عدالت میں چارج شیٹ داخل کی گئی۔ اس معاملے کی سماعت سیشن کیس نمبر 59/2024 کے تحت ایڈیشنل سیشن جج - 1، ناندیڑ کی عدالت میں ہوئی۔ ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات پر خصوصی توجہ دینے کے لیے پولیس محکمہ کی جانب سے "ٹرائل مانیٹرنگ سیل" قائم کیا گیا ہے۔ عدالت نے ملزم رام کِسن اناپواڑ کو تعزیراتِ ہند کی دفعہ 376(1) کے تحت قصوروار قرار دیتے ہوئے 10 سال کی سزائے با مشقت اور 10 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید 6 ماہ کی سزائے با مشقت بھگتنا ہوگی۔ اسی طرح دفعہ 341 کے تحت ایک ماہ کی سادہ قید اور 500 روپے جرمانہ، جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید 8 دن کی سادہ قید؛ دفعہ 354 کے تحت 2 سال کی سزائے با مشقت اور 2 ہزار روپے جرمانہ، جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید 6 ماہ کی سزائے با مشقت؛ جبکہ دفعہ 452 کے تحت بھی 2 سال کی سزائے با مشقت اور 2 ہزار روپے جرمانہ، جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید 6 ماہ کی سزائے با مشقت کی سزا سنائی گئی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ تمام سزائیں بیک وقت بھگتنا ہوں گی۔ اس طرح ملزم پر مجموعی طور پر 14 ہزار 500 روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا ہے۔ اس مقدمے میں حکومت کی جانب سے اسسٹنٹ سرکاری وکیل محترمہ ایم۔ اے۔ بتولہ نے مؤثر طریقے سے مقدمہ پیش کیا۔ انہیں پولیس سب انسپکٹر نعیم خان اور اسسٹنٹ پولیس سب انسپکٹر سید جابر علی، مُدکھیڑ پولیس اسٹیشن نے اہم تعاون فراہم کیا۔

ناندیڑ ڈویژنل ریلوے منیجر کی جانب سے ناندیڑ تا اکولہ جامع معائنہ

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ڈویژن کے ڈویژنل ریلوے منیجر شری پردیپ کاملے نے یکم ستمبر 2026 کو ناندیڑ سے اکولا کے درمیان ریلوے بنیادی سہولیات، آپریشنل انتظامات اور جاری ترقیاتی کاموں کا جامع معائنہ کیا۔ ڈویژنل ریلوے منیجر نے اکولا سے پورنا کے درمیان ریئر ونڈو معائنہ کرتے ہوئے اس روٹ پر ریلوے بنیادی ڈھانچے کی صورتحال اور مختلف آپریشنل امور کا تفصیلی جائزہ لیا۔ معائنے کے دوران شری پردیپ کاملے نے پورنا، ہنگولی اور واشیم ریلوے اسٹیشنوں پر امرت اسٹیشن اسکیم کے تحت جاری کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ اس کے علاوہ بس مت، ہنگولی، واشیم اور شیونی شیواپور اسٹیشنوں پر جاری گڈز شیڈ کے کاموں کا بھی معائنہ کیا اور کام کی رفتار کے ساتھ معیار پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت دی۔ ڈویژنل ریلوے منیجر نے اکولا میں کریو لابی اور رننگ روم کی سہولیات کا بھی جائزہ لیا۔ اس کے علاوہ اکولا–اکوٹ سیکشن سے متعلق مختلف انتظامات کا معائنہ کیا۔ انہوں نے اکوٹ ریلوے اسٹیشن کا دورہ کر کے مسافروں کے لیے دستیاب سہولیات اور جاری ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر متعلقہ افسران کو ہدایت دی گئی کہ ترقیاتی کام مقررہ وقت میں مکمل کیے جائیں، کاموں میں اعلیٰ معیار برقرار رکھا جائے اور ریلوے آپریشن کی کارکردگی کے ساتھ ساتھ مسافروں اور ریلوے ملازمین کے لیے دستیاب سہولیات میں مزید بہتری لائی جائے۔ اکولا کے دورے کے دوران شری پردیپ کاملے نے اکولا کے رکن پارلیمنٹ شری انوپ دھوترے سے بھی ملاقات کی۔ ملاقات میں اکولا علاقے سے متعلق مختلف ریلوے امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ معائنے کے دوران انجینئرنگ، آپریشن، کمرشل، سگنل و ٹیلی کمیونیکیشن، الیکٹریکل، ٹی آر ایس او، سیکیورٹی، سیفٹی اور گتی شکتی محکموں کے سینئر افسران بھی ڈویژنل ریلوے منیجر کے ہمراہ موجود تھے۔ یہ معائنہ ناندیڑ ڈویژن کے ریلوے بنیادی ڈھانچے کو مزید مضبوط بنانے، مسافروں کی سہولیات میں بہتری لانے اور محفوظ، مؤثر و قابلِ اعتماد ریلوے آپریشن کو یقینی بنانے کے لیے ریلوے انتظامیہ کے مسلسل عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

راہل گاندھی کے خلاف ایف آئی آر کے خلاف ممبئی کانگریس کا زبردست احتجاج
فڑنویس کی پولیس کی جانب سے احتجاج دبانے کی کوشش

ممبئی: کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں ایک عوامی جلسہ کیا تھا۔ اس جلسے کے بعد جلسہ گاہ میں بی جے پی اور آر ایس ایس کی نظریات رکھنے والے کچھ لوگوں نے مبینہ طور پر 'شدھی کرن' کرتے ہوئے ذات پات پر مبنی امتیاز کا مظاہرہ کیا۔ اس کے خلاف لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے آواز اٹھاتے ہوئے ذمہ دار افراد کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا، لیکن سیاسی انتقامی کارروائی کرتے ہوئے انہی کے خلاف ایف آئی آر درج کر دی گئی۔ اس کارروائی کے خلاف ممبئی کانگریس نے آج احتجاج کرتے ہوئے بی جے پی حکومت کے اس جابرانہ رویے اور منووادی سوچ کی مذمت کی۔ کانگریس نے مطالبہ کیا کہ راہل گاندھی کے خلاف درج مقدمات منسوخ کیے جائیں اور ملکارجن کھرگے کے معاملے میں ایس سی/ایس ٹی قانون کے تحت مقدمہ درج کر کے ذمہ دار افراد کو گرفتار کیا جائے۔ ممبئی کانگریس کی صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ کی قیادت میں بی جے پی حکومت کے خلاف یہ احتجاج کیا گیا۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ چندرکانت ہنڈورے، سابق وزیر و رکن اسمبلی اسلم شیخ، رکن اسمبلی جیوتی گائیکواڑ، مدھو انا چوہان، چرن سنگھ سپرا، اشرف اعظمی، وریندر چودھری، اکھلیش یادو، سریش چندر راج ہنس، روی باوکر سمیت کانگریس کے عہدیداران موجود تھے۔ اس موقع پر ممبئی کانگریس کی صدر و رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ عظیم شخصیت بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے دیے ہوئے آئین نے 'حق مساوات' کو بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا ہے، لیکن جس امتیاز کے خلاف بابا صاحب نے اپنی پوری زندگی جدوجہد کی، اسی امتیاز کا مظاہرہ کر کے 'منووادی' بی جے پی نے ملکارجن کھرگے کی توہین کی ہے۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اس امتیاز کے خلاف آواز اٹھائی تو بی جے پی نے انہی کے خلاف ایف آئی آر درج کر دی۔ یہ پورا معاملہ جبر اور دباؤ کا ہے۔ بی جے پی حکومت راہل گاندھی سے شدید خوف زدہ ہے، اسی لیے مسلسل ان کی آواز دبانے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن کانگریس بی جے پی کے اس جبر کے سامنے نہیں جھکے گی۔ ممبئی کانگریس بی جے پی کے دفتر جا کر آئین کی ایک نقل پیش کرنے والی تھی، لیکن دیویندر فڑنویس کی پولیس نے احتجاج کو دبانے کی کوشش کی۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ سمیت تمام سینئر رہنماؤں اور عہدیداران کو پولیس نے حراست میں لے کر آزاد میدان پولیس اسٹیشن پہنچا دیا۔ کانگریس کے وفد نے اس موقع پر ڈپٹی کمشنر پولیس کو ایک میمورنڈم اور آئین کی ایک نقل پیش کی اور کہا کہ آئین کی یہ نقل بی جے پی کے دفتر کو بطور تحفہ پیش کی جائے۔

پربھنی ضلع میں خصوصی نظر ثانی کے تحت ابتدائی ووٹر لسٹ جاری
دعوے اور اعتراضات 30 ستمبر تک داخل کرنے کی ہدایت

پربھنی: (ورق تازہ نیوز) الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق خصوصی گہرائی سے ووٹر لسٹ نظر ثانی (SIR) 2026 کے تحت پربھنی ضلع کے چاروں اسمبلی حلقوں، جنتور، پربھنی، گنگاکھیڑ اور پاتھری کی ابتدائی ووٹر لسٹ 31 اگست کو جاری کردی گئی ہے۔ ضلع کلکٹر اور ضلع الیکشن افسر سنجے سنگھ چوہان نے تمام ووٹروں سے اپیل کی ہے کہ وہ ابتدائی ووٹر لسٹ میں اپنا نام، پتہ اور دیگر تفصیلات ضرور چیک کریں۔ اگر کسی اہل شخص کا نام ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہے یا کسی تفصیل میں غلطی ہے تو 30 ستمبر 2026 تک مقررہ فارم کے ذریعے دعویٰ یا اعتراض داخل کیا جاسکتا ہے۔ حتمی ووٹر لسٹ 4 نومبر 2026 کو جاری کی جائے گی۔ ابتدائی ووٹر لسٹ ضلع کلکٹر دفتر، تمام سب ڈویژنل دفاتر، تحصیل دفاتر اور پولنگ مراکز پر دستیاب کرائی گئی ہے۔ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو بھی ابتدائی ووٹر لسٹ کی نقول فراہم کی گئی ہیں۔

پربھنی ضلع میں 15 لاکھ 41 ہزار سے زائد ووٹر

24 اگست 2026 کی SIR اسٹیٹس رپورٹ کے مطابق پربھنی ضلع کے چار اسمبلی حلقوں میں مجموعی طور پر 15 لاکھ 41 ہزار 7 ووٹر ہیں۔ ضلع میں 1,623 بی ایل اوز کام کر رہے ہیں۔

تمام بی ایل اوز کے ذریعے EF فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کا کام 100 فیصد مکمل ہو چکا ہے، جبکہ 15 لاکھ 41 ہزار 7 EF فارمز کی پرنٹنگ اور تقسیم بھی مکمل کی جا چکی ہے۔

اب تک 13 لاکھ 60 ہزار 758 EF فارمز کی ڈیجیٹائزیشن اور تصدیق مکمل ہوئی ہے، جو 88.30 فیصد ہے۔

ضلع میں 1 لاکھ 80 ہزار 249 Uncollectable EFs، 16 ہزار 428 No Mapping اور 5 ہزار 328 Anomaly ریکارڈ سامنے آئے ہیں۔

No Mapping کے سب سے زیادہ معاملات پربھنی میں

اسمبلی حلقہ وار No Mapping ریکارڈ اس طرح ہیں:

جنتور: 2,675
پربھنی: 8,740
گنگاکھیڑ: 1,387
پاتھری: 3,626
کل: 16,428

انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ No Mapping کا مطلب یہ نہیں ہے کہ متعلقہ ووٹر نااہل قرار دے دیا گیا ہے یا اس کا نام حتمی لسٹ سے خارج نہ ہو، اس کے لیے اہل ووٹروں کا نام ووٹر لسٹ سے لازمی طور پر خارج کر دیا جائے گا۔ ان معاملات کی ضروری جانچ پڑتال کے بعد سماعت کی جائے گی اور متعلقہ ووٹروں کو اپنی اہلیت ثابت کرنے کے لیے دستاویزات اور ثبوت پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

5,328 Anomaly ریکارڈ کی بھی جانچ ہوگی

ضلع میں 5,328 Anomaly ریکارڈ سامنے آئے ہیں۔

جنتور: 1,572
پربھنی: 526
گنگاکھیڑ: 1,011
پاتھری: 2,219

ان معاملات میں متعلقہ ووٹروں سے ضروری دستاویزات اور ثبوت حاصل کیے جائیں گے۔ دستاویزات کی صداقت، قبولیت اور ووٹر ریکارڈ کے ساتھ مطابقت کی جانچ کے بعد مجاز افسر کی جانب سے فیصلہ کیا جائے گا۔ اہلیت ثابت ہونے پر متعلقہ ووٹر کا نام حتمی ووٹر لسٹ میں شامل کرنے کے لیے ضابطے کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

1 لاکھ 80 ہزار 249 Uncollectable EFs کی درجہ بندی

Uncollectable EFs کی ابتدائی درجہ بندی درج ذیل ہے:

— 42,574 غیر حاضر یا تلاش کے باوجود نہ ملنے والے
— 73,628 مستقل طور پر منتقل ہو چکے ووٹر
— 37,408 فوت شدہ ووٹر
— 25,983 کسی دوسرے مقام پر ووٹر کے طور پر درج یا Duplicate
— 656 دیگر معاملات

انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ یہ درجہ بندی حتمی نہیں ہے۔ دعوے اور اعتراضات، ضروری دستاویزات کی جانچ اور مجاز افسر کے فیصلے کے بعد حتمی کارروائی کی جائے گی۔

گھر گھر جا کر بی ایل اوز نے کی تصدیق

کسی ووٹر کو Uncollectable قرار دینے سے قبل متعلقہ بی ایل اوز کی جانب سے پتے پر گھر جا کر تصدیق کی گئی۔ ووٹر دستیاب نہ ہونے کی صورت میں ہدایات کے مطابق دوبارہ رابطے کی کوشش کی گئی۔

مستقل طور پر منتقل ہونے والے، فوت شدہ یا Duplicate ووٹروں کی درجہ بندی دستیاب معلومات، سرکاری ریکارڈ اور ضروری دستاویزات کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

انتظامیہ نے کہا ہے کہ کسی بھی اہل ووٹر کا نام ووٹر لسٹ سے خارج نہ ہو، اس کے لیے اہل ووٹروں کو مقررہ طریقہ کار کے مطابق ضروری درخواستیں داخل کرنے کے سلسلے میں رہنمائی فراہم کی جائے گی۔

کون سا فارم کس لیے؟

Form-6: اہل شخص کا نام ووٹر لسٹ میں شامل کرنے کے لیے۔

Form-7: نااہل، فوت شدہ، مستقل طور پر منتقل ہونے والے یا دیگر وجوہات کی بنیاد پر ووٹر کے نام پر اعتراض یا نام خارج کرنے کے لیے۔

Form-8: موجودہ ووٹر کے نام، پتے یا دیگر تفصیلات میں اصلاح یا تبدیلی کے لیے۔

یہ تمام فارم چیف الیکشن آفیسر، مہاراشٹر کی سرکاری ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہیں۔

دعوے اور اعتراضات ERO، AERO یا مقررہ بی ایل او کے ذریعے داخل کیے جا سکتے ہیں۔ آن لائن سہولت بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

ERO ### کے فیصلے کے خلاف اپیل کا حق

اگر ووٹر لسٹ سے متعلق ERO کے فیصلے سے کوئی شخص متاثر ہوتا ہے تو متعلقہ قانونی دفعات کے تحت اپیل کی جاسکتی ہے۔ Representation of the People Act, 1950 کی دفعہ 24 کے تحت دفعہ 22 یا 23 کے تحت ERO کے حکم کے خلاف مقررہ طریقہ کار کے مطابق اپیل کا حق موجود ہے۔

ASDD فہرستیں مختلف دفاتر اور ویب سائٹ پر دستیاب

ASDD فہرستیں میونسپل کونسل، نگر پنچایت، پنچایت سمیتی، تحصیل دفتر، میونسپل کارپوریشن دفتر اور ووٹر رجسٹریشن افسر و سب ڈویژنل افسر کے دفاتر کے نوٹس بورڈ پر دستیاب کرائی گئی ہیں۔

اس کے علاوہ پربھنی ضلع انتظامیہ کی سرکاری ویب سائٹ [parbhani.nic.in](https://parbhani.nic.in/?utm_source=chatgpt.com) پر بھی متعلقہ معلومات اور فہرستیں دستیاب ہیں۔ انتظامیہ نے ووٹروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنا نام، حصہ نمبر، ترتیب نمبر، پتہ اور دیگر تفصیلات احتیاط سے چیک کریں۔

پولنگ مراکز کی تعداد 1,623 سے بڑھ کر 1,638

اسمبلی حلقوں کی ازسرنو ترتیب کے بعد پربھنی ضلع میں پولنگ مراکز کی تعداد میں 15 کا اضافہ ہوا ہے۔ اب پولنگ مراکز کی تعداد 1,623 سے بڑھ کر 1,638 ہوگئی ہے۔ نئے پولنگ مراکز کے لیے ضرورت کے مطابق بی ایل اوز مقرر کیے گئے ہیں اور متعلقہ علاقوں کے ووٹروں کو ابتدائی ووٹر لسٹ چیک کرنے اور ضروری دعوے و اعتراضات داخل کرنے کے سلسلے میں رہنمائی دی جائے گی۔

ووٹرز کے لیے ضلع کلکٹر کی اہم اپیل

ضلع کلکٹر سنجے سنگھ چوہان نے کہا کہ درست، شفاف اور جامع ووٹر لسٹ آزاد اور منصفانہ انتخابات کے لیے بنیادی ضرورت ہے۔ ضلع کے ہر اہل ووٹر کا نام ووٹر لسٹ میں موجود ہونا چاہیے اور نااہل ریکارڈ کی ضابطے کے مطابق جانچ ضروری ہے۔ انہوں نے سیاسی جماعتوں کے نمائندوں اور BLA سے ابتدائی ووٹر لسٹ کا باریک بینی سے جائزہ لینے اور اہل ووٹروں کے نام شامل کرانے کے ساتھ ساتھ غلط ریکارڈ کے خلاف مقررہ طریقے سے دعوے اور اعتراضات داخل کرنے میں ووٹروں کی رہنمائی کرنے کی اپیل کی۔

ساتھ ہی پربھنی ضلع کے تمام ووٹروں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنا نام، پتہ، پولنگ مرکز اور دیگر تفصیلات ضرور چیک کریں اور ضرورت پڑنے پر 30 ستمبر 2026 سے پہلے دعویٰ یا اعتراض داخل کریں۔

اہم تاریخیں:

31 اگست 2026 — ابتدائی ووٹر لسٹ جاری
30 ستمبر 2026 — دعوے اور اعتراضات داخل کرنے کی آخری تاریخ
4 نومبر 2026 — حتمی ووٹر لسٹ جاری ہوگی

ناندیڑ میں مردہ کسانوں کے وارثوں کو قرض معافی کا فائدہ دلانے کی اپیل

ناندیڑ، یکم ستمبر: ریاستی حکومت کے 2 جون 2026 کے حکومتی فیصلے کے مطابق پُنیہ شلوک اہلیہ دیوی ہولکر کسان قرض معافی اسکیم 2026 نافذ کی جا رہی ہے۔ اسکیم کے تحت مہا-آئی ٹی کی جانب سے جاری اہل مستفید کسانوں کی فہرست میں شامل بعض کسانوں کا انتقال ہو چکا ہے، جس کے باعث ان کی آدھار تصدیق مکمل نہیں ہو پا رہی ہے۔ ایسے کسانوں کے قرض کھاتوں میں قانونی وارثوں کے نام درج کر کے آدھار تصدیق کا عمل مکمل کرنے کے لیے معیاری طریقہ کار (ایس او پی) طے کیا گیا ہے۔ مردہ کسانوں کے قرض کھاتوں میں وارثوں کے نام درج کرنے کے بعد ترمیم شدہ معلومات اسکیم کے پورٹل پر اپ ڈیٹ کی جائیں گی۔ بینک کو وارثوں سے کسان کے آدھار تصدیق سے قبل انتقال کی اطلاع ملنے کے بعد موجودہ قواعد کے مطابق قرض کھاتے میں وارثوں کا اندراج کرنا ہوگا۔ اس کے بعد اسکیم کے پورٹل پر موجود 'Upload Deceased Accounts' سہولت کے ذریعے وارثوں کی معلومات اپ لوڈ کرنا ضروری ہوگا۔ وارث کا حصہ قرض کھاتے میں درج کرنے کے ساتھ وارث کھاتہ دار کی ذاتی معلومات بھی آن لائن پورٹل پر اپ لوڈ کرنا ہوگی۔ اس میں وارث نمبر، بی آر آئی ڈی، قانونی وارث کا نام، آدھار نمبر، تاریخ پیدائش، جنس، موبائل نمبر، ایگری اسٹیک رجسٹریشن، سی آئی ایف، بچت کھاتہ نمبر، پی اے سی ایس آئی ڈی، پی اے سی ایس ممبر نمبر، قرض کھاتہ نمبر اور قرض میں وارث کے حصے سمیت دیگر معلومات شامل ہوں گی۔ مہا-آئی ٹی پورٹل پر معلومات اپ لوڈ کرتے وقت صرف مردہ کسان سے متعلق سابقہ بی آر آئی ڈی اور سابقہ قرض کھاتہ نمبر سمیت قرض کھاتے کی معلومات ایک ہی فائل میں اپ لوڈ کی جائیں گی۔ ضلع مرکزی کوآپریٹو بینک سے متعلق قرض کھاتوں کی معلومات اپ لوڈ کرنے سے قبل سرکاری آڈیٹر کے ذریعے قرض کھاتے کی جانچ کرانا ضروری ہوگا۔ بینک کی جانب سے اپ لوڈ کی گئی معلومات پر مہا-آئی ٹی کی طرف سے اسکیم کے مقررہ معیار کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ قرض معافی کے لیے اہل قرار پانے والے قرض کھاتوں کی فہرست مخصوص نمبر کے ساتھ دوبارہ آدھار تصدیق کے لیے جاری کی جائے گی۔ اسکیم کے اصولوں کے مطابق ہر وارث کی آدھار تصدیق لازمی ہوگی اور تصدیق سے قبل یا تصدیق کے وقت متعلقہ وارث کا ایگری اسٹیک رجسٹریشن یا فارمر آئی ڈی ہونا ضروری ہے۔ اگر ایک مردہ قرض دار کے ایک سے زیادہ وارث ہوں تو اسکیم کے اصولوں کے مطابق قرض کی رقم میں ہر وارث کے حصے کے تناسب سے قرض معافی کی رقم قرض کھاتے میں منتقل کی جائے گی۔ غیر اہل وارثوں کو اسکیم کا فائدہ نہیں ملے گا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی